باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر

عصرِ حاضر اِی پیپر

9/رجب المرجب 1444ھ | مطابق یکم/فروری 2023ء | بروزِ چہارشنبہ | جلد:(۳) | شمارہ:(۲۶) | صفحات:(۸)

بھارت غلامانہ ذہنیت سے چھٹکارا پانے کی مسلسل جدوجہد کررہا ہے

پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کا خطاب، تین طلاق، آرٹیکل 370، ایودھیا، کیدارناتھ، کاشی اور مہاکال کا ذکر

نئی دہلی: پارلیمنٹ کا بجٹ اجلاس آج سے شروع ہو رہا ہے۔ اس موقع پر صدر دروپدی مرمو نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے مشترکہ اجلاس سے خطاب کیا۔ پارلیمنٹ میں صدر دروپدی مرمو کی یہ پہلی تقریر ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں خودکفیل بھارت بنانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک نے میڈ اِن انڈیا اور خودکفیل بھارت مہم کی کامیابی کے فوائد حاصل کرنا شروع کردیے ہیں۔ آج بھارت کی مینوفیکچرنگ کی صلاحیت بھی بڑھ رہی ہے اور دنیا بھر سے مینوفیکچرنگ کمپنیاں بھارت آرہی ہیں۔ صدر مرمو نے کہا کہ میری حکومت غلامی کے ہر نشان، ہر ذہنیت سے چھٹکارا پانے کی مسلسل کوشش کررہی ہے۔ جو کبھی راج پاتھ تھا اب کرتویہ پتھ بن گیا ہے۔ انڈمان اور نکوبار کے 21 جزیروں کا نام بھی بھارتی فوج کے پرم ویر چکر جیتنے والوں کے نام پر رکھا گیا ہے۔ صدر مرمو نے کہا کہ جن دھن-آدھار-موبائل سے لے کر ون نیشن ون راشن کارڈ تک فرضی استفادہ کنندگان کو ہٹانے تک، ہم نے ایک بہت بڑے مستقل اصلاحات کیے ہیں۔ گزشتہ برسوں میں ڈیجیٹل انڈیا کی شکل میں، ملک نے ایک مستقل اور شفاف نظام تیار کیا ہے۔ آیوشمان بھارت یوجنا نے ملک کے کروڑوں غریبوں کو غریب ہونے سے بچایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے ٹیکس کی واپسی کے لیے طویل انتظار کرنا پڑتا تھا۔ آج ریفنڈ آئی ٹی آر داخل کرنے کے چند دنوں کے اندر مل جاتا ہے۔ آج شفافیت کے ساتھ ساتھ جی ایس ٹی کے ذریعے ٹیکس دہندگان کا اعتماد بڑھا ہے۔ صدر دروپدی مرمو نے کہا کہ سرجیکل اسٹرائیک سے لے کر دہشت گردی پر سخت حملے تک ایل او سی سے ایل اے سی تک سخت جواب دیا ہے۔ آرٹیکل 370 کو ہٹانے سے لے کر تین طلاق تک، میری حکومت کی شناخت مستحکم حکومت رہی ہے۔ صدر دروپدی مرمو نے کہا کہ سنہ 2047 تک ہمیں ایک ایسا ملک بنانا ہے، جو ماضی کی شان سے جڑا ہو اور جس میں جدیدیت کے تمام سنہری باب ہوں۔ ہمیں ایک ایسا بھارت بنانا ہے جو' خودکفیل ہو اور اپنے انسانی فرائض کو پورا کرنے کے قابل ہو۔ صدر جمہوریہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہماری حکومت نے ملکی مفاد کو مقدم رکھا ہے۔ پالیسی اور فیصلوں میں قوت ارادی دکھائی ہے۔ میری حکومت کے تقریباً نو برسوں میں بھارت کے لوگوں نے پہلی بار بہت سی مثبت تبدیلیاں دیکھی ہیں۔ سب سے بڑی تبدیلی یہ آئی ہے کہ آج ہر بھارتی کا اعتماد اپنے عروج پر ہے اور بھارت کے بارے میں دنیا کا نظریہ بدل گیا ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج اس سیشن کے ذریعے میں اہل وطن سے اظہار تشکر کرتا ہوں کہ انہوں نے مسلسل دو بار ایک مستحکم حکومت کو منتخب کیا۔ میری حکومت نے ہمیشہ ملکی مفاد کو مقدم رکھا، پالیسی حکمت عملی کو مکمل طور پر تبدیل کرنے کا عزم ظاہر کیا۔ آج بھارت میں ایک مستحکم، نڈر، فیصلہ کن اور بڑے خوابوں والی کام کرنے والی حکومت ہے۔ آج بھارت میں ایک حکومت ہے جو غریبوں کے مستقل حل اور انہیں بااختیار بنانے کے لیے کام کررہی ہے۔ ہم ایسا بھارت بنائیں گے، جس میں غریبی نہ ہو، آج بھارت میں ایک حکومت ہے جو تیز رفتار سے کام کررہی ہے۔ بھارت میں ایک ایسی حکومت ہے جو اختراعات اور ٹیکنالوجی کے ذریعے عوامی بہبود کو سب سے زیادہ اہمیت دیتی ہے۔ ایک قابل فخر قوم کی تعمیر کے لیے۔ آج بھارت میں ایک ایسی حکومت ہے جو خواتین کے سامنے سے ہر رکاوٹ کو دور کرتی ہے۔ قبائلی روایت کو عزت دینے کا موقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہر بھارتی کا اعتماد اپنے عروج پر ہے اور بھارت کے بارے میں دنیا کا نظریہ بدل گیا ہے۔ بھارت جو کبھی اپنے زیادہ تر مسائل کے حل کے لیے دوسروں پر انحصار کرتا تھا، اب دنیا کے مسائل کو حل کرنے کا ذریعہ بن رہا ہے۔ آج ملک میں ایک مستحکم، نڈر اور فیصلہ کن حکومت ہے جو بڑے خوابوں کی تکمیل کے لیے کوشاں ہے۔ جموں وکشمیر میں آرٹیکل 370 کو ختم کرنے سے لے کر تین طلاق کو ختم کرنے تک، میری حکومت نے بڑے فیصلے لیے ہیں۔ انہوں نے حکومت کی کارکردگی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایک طرف ایودھیا دھام تیار ہو رہا ہے اور دوسری طرف جدید پارلیمنٹ کی تعمیر ہو رہی ہے۔ ادھر کیدارناتھ دھام کی دوبارہ ترقی کا کام اور کاشی وشوناتھ دھام کوریڈور اور مہاکال پروجیکٹ کا ترقیاتی کام پہلے ہی مکمل ہو چکا ہے۔

وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے آج پارلیمنٹ کے سامنے مالی سال 2022-23 کا اقتصادی سروے پیش کیا

مرکزی بجٹ 2023-24 سے ایک دن قبل، وزیر خزانہ نرملا سیتارمن نے آج اقتصادی سروے 2022-23 یعنی ہندوستانی معیشت کا رپورٹ کارڈ پارلیمنٹ میں پیش کیا۔ اقتصادی سروے 2022-23 کے مطابق اگلے مالی سال کے لئے ہندوستان کی حقیقی جی ڈی پی کی شرح نمو 6 سے 8.6 فیصد ہے۔ اقتصادی سروے میں یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سال 2022-23 میں اقتصادی ترقی کی شرح 7 فیصد رہنے کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ پچھلے سال، جب 2021-22 کے لیے اقتصادی سروے کی رپورٹ پیش کی گئی تھی، تو 2022-23 میں ہندوستانی معیشت کے 8 سے 5.8 فیصد کی شرح سے ترقی کا تخمینہ لگایا گیا تھا۔ یوکرین اور روس کے درمیان جنگ اور عالمی اقتصادی بحران کی وجہ سے اقتصادی ترقی کی شرح گزشتہ سال ظاہر کیے گئے اندازوں سے کم ہوسکتی ہے۔ دوسری جانب اقتصادی سروے 2023 پر چیف اکنامک ایڈوائزر ڈاکٹر وی اننت ناگیشورن نے کہا کہ ”آئی ایم ایف نے رواں مالی سال کے لیے ہندوستان کی جی ڈی پی کی شرح نمو 8.6 فیصد رہنے کا اندازہ لگایا ہے۔ آئی ایم ایف نے اگلے مالی سال میں ہندوستان کی جی ڈی پی کی شرح نمو 1.6 فیصد اور 2024-25 میں 8.6 فیصد رہنے کا اندازہ لگایا ہے۔“ اقتصادی سروے میں بتایا گیا ہے کہ کورونا بحران کے دوران ہونے والے نقصان کی تلافی کی گئی ہے اور کورونا کی وجہ سے زراعت پر کم سے کم اثر دیکھا گیا ہے۔ مہنگائی کی بلند شرح سے نجی سرمایہ کاری متاثر ہوئی ہے۔ تاہم دو سال کورونا کی وجہ سے مشکل تھے اور کورونا کے ساتھ مہنگائی نے پالیسیوں کو متاثر کیا ہے۔ سپلائی چین نے مہنگائی کے بحران میں اضافہ کیا اور حکومت نے انفراسٹرکچر پر اخراجات میں اضافہ کر دیا۔ کورونا کا سب سے زیادہ اثر سروس سیکٹر پر دیکھا گیا ہے۔ اقتصادی سروے میں کہا گیا ہے کہ ایک بار جب روس اور یوکرین کے درمیان جاری جنگ، وبائی امراض اور اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کے جھٹکے سے نجات مل جائے گی تو پھر ہندوستانی معیشت تیز رفتاری سے ترقی کرے گی۔ سروے کے مطابق ہندوستانی معیشت کا آؤٹ لک کورونا سے پہلے بہتر ہے اور آنے والے سالوں میں معیشت اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ ترقی کرے گی۔

یورپی یونین نے گجرات فسادات کی تحقیقات تو کی لیکن اس کے نتائج جاری نہیں کیے، ایک رپورٹ میں انکشاف

مرکز کی مودی حکومت نے گجرات فسادات پر تیار بی بی سی کی ڈاکیومنٹری (دستاویزی فلم) پر پابندی عائد کردی ہے، پھر بھی کئی یونیورسٹیوں میں اس کی اسکریننگ کو لے گزشتہ کچھ دنوں سے تنازعہ جاری ہے۔ اس درمیان خبریں سامنے آرہی ہیں کہ یوروپی یونین نے بھی گجرات فسادات کی تحقیقات کی تھی۔ انگریزی نیوز پورٹل 'اسکرول' نے اس سلسلے میں ایک رپورٹ گزشتہ روز شائع کی ہے جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ”دستاویز کو مکمل طور پر ظاہر کرنے سے ہندوستان کے ساتھ رشتہ 'متاثر' ہوسکتے ہیں'، اسی خوف کے سبب 27 طاقتور ممالک پر مبنی بلاک یعنی یوروپی یونین نے تحقیقات کے نتائج کو جاری کرنے سے پرہیز کیا تھا۔ 'اسکرول' کی رپورٹ نیدرلینڈ میں مقیم کارکن جیرارڈ اونک اور یورپی ایکسٹرنل ایکشن سروس کے درمیان خط وکتابت پر مبنی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ یوروپی یونین کے ایک عہدیدار نے لکھا کہ ”عوام کے سامنے اس دستاویز کا افشاء کرنے سے یورپی یونین اور ہندوستان کے درمیان تعلقات کو نقصان پہنچے گا اور یوروپی یونین-ہندوستان پارٹنرشپ میں اعتماد کو نقصان پہنچے گا۔ یعنی اس تناظر میں اپنے مفادات کے تحفظ اور فروغ دینے کی یوروپی یونین کی صلاحیت متاثر ہوگی۔“ اسکرول کا دعویٰ ہے کہ یہ جواب ڈچ کارکن جیرارڈ اونک کو دیا گیا تھا جب انھوں نے یورپی یونین کی انکوائری رپورٹ تک رسائی کی درخواست کی تھی۔ اونک کے درخواست پر یوروپی یونین کا یہ بھی کہنا تھا کہ ”دو شناخت شدہ دستاویزات کا مکمل طور پر عوام کے سامنے آنا ہندوستان کے ساتھ سیاسی اور آپریشنل دونوں سطحوں پر جاری تعاون کو متاثر کرے گا۔“ شائع رپورٹ کے مطابق یوروپی یونین کا کہنا ہے کہ ”یہ مستقبل کے سفارتی مکالموں میں باہمی اعتماد کے ماحول کو برقرار رکھنے کو بھی نقصان پہنچائے گا اور پھر اس ملک کے ساتھ تعلقات میں یوروپی یونین اور اس کے رکن ممالک کے مفادات کو نقصان پہنچے گا۔“ قابل ذکر ہے کہ ڈچ کارکن اونک نیدرلینڈز میں انڈیا کمیٹی کے ڈائریکٹر ہیں۔ یہ کمیٹی 1980 میں 'غریبوں اور مظلوموں کے حقوق کے لیے لڑنے والی آزاد سماجی تحریکوں اور این جی اوز' کے ساتھ کام کرنے کے لیے بنائی گئی تھی۔ اسکرول سے بات کرتے ہوئے اونک نے دعویٰ کیا کہ ان پر 2002 میں ہندوستان میں داخلے پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ اونک نے اسکرول سے بات کرتے ہوئے بتایا کہ انھوں نے یورپی یونین کی رپورٹ تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش اس وقت کی تھی جب بی بی سی کے ایک صحافی نے ان سے اسی رپورٹ کے بارے میں رابطہ کیا تھا۔ بی بی سی کے اس صحافی نے دراصل اونک کے ذریعہ چلائی جانے والی ویب سائٹ پر شائع 2003 کا ایک مضمون پڑھا تھا۔

آسارام کو ریپ کیس میں عمر قید کی سزا

گاندھی نگر: گجرات کی سیشن کورٹ نے آسارام کے خلاف ریپ کیس معاملے میں عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ کل ہی اس معاملے کی سماعت ہوئی تھی۔ اسی سلسلے میں آج فیصلہ سنایا گیا ہے۔ اس معاملے میں آسارام سمیت سات ملزمان کے خلاف معاملہ چھ اکتوبر 2013 کو درج کیا گیا تھا۔ آسارام کے علاوہ تمام ملزمان کو ضمانت پر رہا کردیا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق آسارام پر ایک سے زیادہ لڑکیوں کی جنسی زیادتی کا الزام ہے۔ ایک نابالغ کے والدین کی جانب سے پولیس میں شکایت درج کرانے کے بعد مدھیہ پردیس اندور سے آسارام کو گرفتار کیا گیا تھا۔ اس کے بعد 2018 میں جنسی زیادتی سمیت دوسرے معاملے میں آسارام کو عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ وہیں نابالغ کی جنسی زیادتی کے الزام میں جیل میں بند آسارام نے عدالت میں ضمانت کی درخواست دائر کی تھی۔ اس سے پہلے ضمانت کی درخواست میں آسارام نے کہا تھا کہ وہ 9 سال سے جیل میں ہیں ان کی عمر 80 سال سے زیادہ ہے۔ وہ کئی ابیماری میں مبتلا ہیں۔ سپریم کورٹ نے ان کی درخواست ضمانت پر ہمدردانہ غور کرنے کی بات کہی تھی تاکہ ان کا مناسب علاج ہوسکے۔ وہیں اس تعلق سے آسارام کے وکیل چندر شیکھر گپتا نے کہا تھا کہ گاندھی نگر کی عدالت، تیرہ سال سے جاری آسارام کیس کا فیصلہ سنائے گی۔ اب اس معاملے میں نو سال بعد فیصلہ آنے کا امکان ہے۔ حکومت کی جانب سے تقریباً 55 گواہوں پر جرح کی گئی جبکہ اطلاعات کے مطابق تمام گواہوں کے بیانات میں بھی تضاد پایا گیا۔ اس پورے معاملے میں کل آٹھ ملزمین تھے۔ ان میں سے ایک کو گواہ بنایا گیا اور ان کے خلاف چارج شیٹ جاری کرکے عدالت میں دوپہر 3 بجے فیصلہ سنایا جانا تھا لیکن آسارام کی بیٹی کے وڈودرا میں ہونے کی وجہ سے فیصلے میں تاخیر ہوئی۔

یو اے ای کا 'المنہاد' ضلع اب 'ہندسٹی' کے نام سے جانا جائے گا: شیخ محمد بن راشد

ہندوستان میں ریلوے اسٹیشنوں، شہروں اور سڑکوں کا نام بدلنے کا سلسلہ جاری ہے اور اس پر کئی بار حکومت کو سخت اعتراضات کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن نام بدلنے کا عمل صرف ہندوستان ہی نہیں، دیگر ممالک میں بھی لگاتار دیکھنے کو ملتا ہے۔ تازہ معاملہ یو اے ای (متحدہ عرب امارات) کا ہے جہاں المنہاد ضلع کا نام بدل دیا گیا ہے۔ یو اے ای کے نائب صدر اور وزیر اعظم شیخ محمد بن راشد المکتوب نے گزشتہ 29 جنوری کو المنہاد ضلع اور اس کے آس پاس کے علاقوں کا نام بدل کر 'ہندسٹی' کر دیا ہے۔ یو اے ای کی آفیشل نیوز ایجنسی ڈبلیو اے ایم نے 'المنہاد' ضلع کا نام بدلنے سے متعلق جانکاری دی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 'ہندسٹی' کا علاقہ 83.9 کلومیٹر کے علاقہ میں پھیلا ہوا ہے اور یہ جگہ کئی اہم سڑکوں سے منسلک ہے۔ رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہندسٹی شہر کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے ※ ہند 1، ہند 2، ہند 3، اور ہند 4۔ ہندسٹی امیرات روڈ، دبئی۔ العین روڈ اور جبل علی الحباب روڈ جیسی اہم سڑکوں سے جڑا ہوا ہے۔ واضح رہے کہ شیخ محمد بن راشد المکتوم، جنھوں نے المنہاد ضلع کا نام بدل کر ہندسٹی کرنے کا فیصلہ لیا، وہ یو اے ای کے نائب صدر، وزیر اعظم اور وزیر دفاع ہونے کے ساتھ ساتھ دبئی کے حکمراں بھی ہیں۔ وہ یو اے ای کے سابق نائب صدر اور دبئی کے حکمراں شیخ راشد بن سعید المکتوم کے تیسرے صاحبزادے ہیں۔ 2006 میں اپنے بھائی مکتوم کی موت کے بعد انھوں نے نائب صدر اور حاکم کے طور پر ذمہ داری سنبھالی تھی۔

asrehazirportal
9959279301
asrehazir@gmail.com

ادارتی صفحہ

یکم فروری 2023ء بہ روز چہارشنبہ

اوقاتِ نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ:9؍رجب المرجب 1444ھ

بہ مطابق یکم فروری 2023ء بہ روز چہارشنبہ

	ابتداء	انتہاء
فجر	5:46	6:43
ظہر	12:40	4:34
عصر	4:35	6:16
مغرب	6:17	7:25
عشاء	7:26	5:24
شروع اشراق	7:03	
زوال	12:30	
ختم سحر	5:35	
افطار	6:21	

نوٹ:سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا ایک منٹ کی تاخیر سے بھی روزہ نہیں ہوگا۔

پشاور سانحہ؛شہیدوں کا دلخراش پیغام

پاکستان کے پشاور میں 31؍جنوری کو نمازِ ظہر کے دوران مسجد میں خود کش دھماکے سے اب تک امام مسجد سمیت 93؍لوگوں کی شہادت کی اطلاع ہے۔حملہ کے بعد سے نعشوں کو نکالنے اور زخمیوں کو منتقل کرنے کا سلسلہ چل رہا ہے۔ ’لیڈی ریڈنگ ہسپتال کی ایمرجنسی سے متعدد لاشیں مردہ خانے منتقل کی گئیں جن میں کم از کم دس اتنی بُری حالت میں تھیں کہ کسی حد تک ناقابل شناخت ہو چکی تھیں۔متعدد میتوں سے انسانی اعضا علیحدہ ہو چکے تھے۔اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ دھماکہ کتنا شدید تھا۔‘الخدمت فاونڈیشن پشاور کے ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے انچارج ضیاالدین نے گذشتہ روز پشاور کی پولیس لائن کی مسجد میں ہونے والے دھماکے کی شدت کو اِن الفاظ میں بیان کیا۔اس حملے میں اب تک 93افراد ہلاک ہو چکے ہیں جبکہ 65 زخمی زیر علاج ہیں۔دھماکے سے مسجد کی عمارت کا ایک حصہ منہدم ہوگیا اور منگل کی صبح بھی ریسکیو اہلکاروں نے جائے وقوع پر ملبے سے چار افراد کی لاشیں نکالی ہیں اور آخری اطلاعات تک دھماکے کے مقام پر ریسکیو آپریشن جاری ہے۔یہ دھماکہ پشاور کے انتہائی حساس اور ہائی سکیورٹی زون میں واقع پولیس لائن میں پیش آیا جس میں بظاہر پولیس کو نشانہ بنایا گیا۔ضیاالدین نے مزید بتایا کہ وہ دھماکے کی اطلاع ملنے کے چند منٹ بعد ہی لیڈی ریڈنگ ہسپتال پہنچ گئے تھے۔’جس وقت میں ہسپتال پہنچا اس وقت تک ایک یا دو ایمبولینس ہی ہسپتال پہنچی تھیں۔مگر تھوڑی ہی دیر بعد ایمبولینسوں کی لائن لگ گئی۔‘زخمی دھڑا دھڑ ہسپتال لائے جا رہے تھے۔زخمیوں کو ہسپتال کا عملہ اور رضا کار دیکھ رہے تھے جبکہ لاشوں کو ہم لوگ مردہ خانے منتقل کر رہے تھے۔‘ضیاالدین کہتے ہیں کہ اس وقت ہلاک ہونے والوں کے لواحقین کی بڑی تعداد بھی ہسپتال پہنچنا شروع ہوگئی تھی۔یہ سب لوگ بہت غم و غصے کا اظہار کر رہے تھے۔’وہ بار بار سوال پوچھ رہے تھے کہ اتنے محفوظ مقام پر دھماکہ کیسے ہوگیا؟ اگر پولیس لائن میں دھماکہ ہوسکتا ہے تو پھر کون سا علاقہ محفوظ ہوگا؟‘ضیاالدین نے بتایا کہ اس دھماکے میں ہلاک ہونے والے ایک پولیس اہلکار جن کا تعلق ہنگو سے تھا کے تین کم عمر بچے موقع پر پہنچے تھے۔’وہ بچے بار بار کہہ رہے تھے کہ اب ہمارا ابا کے بغیر کیا ہوگا۔ہمیں بابا کیوں چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔‘پشاور پولیس کے ترجمان نوید کے مطابق پولیس لائنز پشاور میں ریزور پولیس،سی ٹی ڈی،انوسٹیگیشن کے بلاک موجود ہیں۔اس کے علاوہ پولیس لائنز کی مسجد میں سول سیکریٹریٹ اور قریب موجود بینکوں کے اہلکار بھی نماز کی ادائیگی کے لیے آتے ہیں۔ان کا کہنا تھا کہ ہلاک ہونے والوں میں پولیس اہلکاروں کے علاوہ بھی لوگ شامل ہیں۔ترجمان کا کہنا تھا کہ چونکہ ریزور پولیس کے اہلکاروں کا تعلق صوبے کے مختلف اضلاع سے ہوتا ہے اور ابھی تک دستیاب اطلاعات کے مطابق دیگر اضلاع سے تعلق رکھنے والے پولیس اہلکار بھی اس واقعے میں ہلاک ہوئے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ’پشاور پولیس لائنز دھماکے میں تقریباً ہر ضلع میں پشاور سے لاشیں جائیں گی۔‘ان کا کہنا تھا کہ دھماکے سے صرف مسجد ہی کو نقصان نہیں پہنچا بلکہ مسجد کے قریب واقع سرکاری رہائش گاہوں کو بھی نقصاں پہنچا ہے۔جائے وقوعہ سے ایمبولینس کے ذریعے زخمیوں کو ہسپتال منتقل کرنے والے ریسکیو 1122 کے ایک کارکن نے بتایا کہ’زخمیوں کی حالت انتہائی نازک تھی،دو زخمی افراد نے ان کے سامنے ایمبولینس ہی میں دم توڑ دیا۔‘انھوں نے بتایا کہ’ایک زخمی جوان بہت حوصلے میں تھا۔اس کے سر پر چوٹ لگی ہوئی تھی۔چوٹ والی جگہ پر کسی نے کوئی کپڑا باندھ دیا تھا مگر اس کے جسم کے دیگر حصوں سے بھی خون بہہ رہا تھا۔میں نے خون روکنے کی کوشش شروع کی تو اس دوران وہ جوان زخموں سے کراہنے کے باوجود جرات کا مظاہرہ کر رہا تھا۔‘اہلکار کا کہنا تھا کہ’اس دوران میں نے اس کا حوصلہ بلند رکھنے کے لیے بات شروع کی تو اس نے بتایا کہ وہ مسجد کے آخر میں ایک کونے میں نماز ادا کر رہا تھا۔ایک دم دھماکا ہوا اور وہ نیچے گر پڑا۔‘ ’اس نے مجھ سے پوچھا جسم کے مختلف حصوں میں درد ہو رہا ہے تو کیا میں بچ پاؤں گا۔اس اہلکار نے کہا کہ اور تو کوئی غم نہیں بس میں اپنی ماں کا بہت لاڈلا ہوں اگر مجھے کچھ ہوا تو پتا نہیں میری ماں کا کیا ہوگا۔‘ریسکیو اہلکار کے مطابق ابھی وہ اس پولیس اہلکار کو لے کر ہسپتال کے گیٹ پر بھی نہیں پہنچے تھے کہ اس اہلکار نے دم توڑ دیا۔ریسکیو اہلکار کے مطابق ایک اور زخمی اہلکار بھی اپنے گھر والوں کو یاد کر رہا تھا اور اس نے ہسپتال پہنچ کر دم توڑ دیا۔ریسکیو 1122 کے ایک اور اہلکار نے بھی جائے وقوع کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ’کم از کم چار،پانچ زخمیوں نے میرے سامنے دم توڑا۔جب میں نے ایک زخمی کو اٹھانا چاہا تو اس نے میرے ہاتھوں میں دم توڑ دیا۔دوسرے کی طرف گیا تو وہ بھی دم توڑ چکا تھا۔ساتھ والے کو دیکھا تو وہ بھی زندہ نہیں تھا۔مجھے لگتا ہے کہ شروع کی صفوں میں شاید کوئی نہیں بچا تھا۔‘الخدمت فاونڈیشن پشاور کے اہلکار ضیاالدین بتاتے ہیں کہ جب وہ جائے وقوعہ پر پہنچے انھوں نے ایک شخص کو ملبے تلے دبے دیکھا۔’اس پر شاید عمارت کا کوئی ستون گرا تھا۔اس کی وجہ سے وہ بہت تکلیف میں تھا۔وہ بار بار چیخ کر کہہ رہا تھا کہ پاؤں کاٹ دو مگر مجھے باہر نکالو۔‘ان کا کہنا تھا کہ اس موقع پر تمام ریسکیو اہلکار بہت محتاط تھے کیوں کہ اس شخص کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا تھا اور اس کا صرف پاؤں ملبے تلے پھنسا ہوا تھا۔تھوڑی سے بھی بے احتیاطی اس کے لیے نقصان دہ ہوسکتی تھی۔اس لیے ریسکیو اہلکار ملبے کو بہت احتیاط سے ہٹا رہے تھے۔’صوبہ خیبر پختونخواہ میں جماعتِ اسلامی کے سابق پارلیمانی لیڈر عنایت اللہ خان دھماکے وقت پولیس لائن کے اندر موجود تھے۔عنایت اللہ نے گذشتہ روز بی بی سی کو بتایا تھا کہ’جس وقت دھماکہ ہوا اس وقت میں کیپٹل سٹی پولیس کے دفتر میں موجود تھا۔یہ ایک انتہائی زوردار اور خوفناک دھماکہ تھا۔جس نے سارے در و دیوار ہلا کر رکھ دیے تھے۔‘سی سی پی او اعجاز خان اپنے دفتر میں موجود تھے اور جب دھماکے کی آواز آئی تو وہ جائے وقوعہ کی طرف چل پڑے اور میں بھی ان کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔عنایت اللہ کہتے ہیں کہ’جب میں جائے وقوعہ پر پہنچا تو کہرام مچا ہوا تھا۔مسجد کا وہ حصہ جہاں پر محراب ہوتا ہے وہ زمین بوس ہو چکا تھا۔وہاں پر چیخ و پکار تھی اور بے تحاشہ زخمی تھے۔‘ضیاالدین کا کہنا تھا کہ امدادی کارکنوں نے کچھ دیر کی کوشش کے بعد انھیں نکال لیا تھا۔’جب انھیں نکالا گیا تو پاؤں پر چوٹ تو تھی مگر اس سے زیادہ نقصان نہیں پہنچا تھا مگر وہ کافی دیر سے ملبے تلے دبے رہنے کی وجہ سے وہ نڈھال ہو گئے تھے۔‘عنایت اللہ خان کا کہنا تھا کہ’مجھے برآمدے اور مسجد کے پچھلے حصے میں نماز ادا کرنے والوں نے بتایا کہ مسجد میں نمازیوں کی بڑی تعداد موجود تھی اور اگلی صفوں میں موجود لوگ سب زیادہ متاثر ہوئے۔‘ان کا کہنا تھا کہ’اس موقع پر وہاں پر کچھ اور لوگ بھی پہنچ گئے جو رو رہے تھے اور بتا رہے تھے کہ ان کے دوست،رشتہ دار ملبے کے نیچے ہیں جو فون کر کے کہہ رہے ہیں کہ ان کی مدد کی جائے۔‘ان کا کہنا تھا کہ’یہ دھماکہ ایسے مقام پر ہوا ہے جو انتہائی محفوظ سمجھا جاتا ہے۔جہاں پر انتظامیہ کے اعلیٰ افسران کے دفاتر ہیں۔مجھے لگتا ہے کہ یہ بہت ہی سخت پیغام دیا گیا ہے کہ ہم ایسی جگہ پر بھی پہنچ سکتے ہیں۔‘شہری زاہد آفریدی جو دھماکے کے وقت کسی کام کے سلسلے میں پولیس لائن کے قریب علاقے میں موجود تھے بتاتے ہیں کہ اس دھماکے کی آواز ہم نے وہاں سے کم از کم پانچ سو میٹر دوری پر سنی۔انھوں نے بتایا ’دھماکہ اتنا شدید تھا کہ ہم سمجھے کہ دھماکہ ہمارے پاس ہی ہوا ہے۔‘زاہد آفریدی کا کہنا تھا کہ’دھماکے کے فوراً بعد گرد و غبار اور دھواں اٹھنے لگا۔واقعہ کے وقت میرے ساتھ دو لوگ اور بھی تھے۔’چند لمحوں کے لیے ہم لوگ بالکل سکتے کی کیفیت میں چلے گئے تھے۔سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیا ہوا۔اس کے ساتھ ہی بھگدڑ مچ گئی تھی۔‘ان کا کہنا تھا کہ’تھوڑی دیر میں ایمبولینس کی آوازیں آئیں اور پھر پولیس کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی تھی،جس نے سارے علاقے کو اپنے گھیرے میں لے لیا تھا۔‘

عمر ہنس کھیل کے اس طرح گزاری اے ہجر

کچھ محبت میں عجب شیوۂ دلدار رہا
مجھ سے انکار رہا، غیر سے اقرار رہا

کچھ سروکار نہی جان رہے یا نا رہے
نا رہا اُن سے تو پھر کس سے سروکار رہا

شبِ خلوت وہی حجت وہی تکرار رہی
وہی قصہ وہی غصہ وہی انکار رہا

طالبِ دید کو ظالم نے یہ لکھا خط میں
اب قیامت پہ مرا وعدۂ دیدار رہا

حالِ دل بزم میں اُس شوخ سے ہم کہہ نا سکے
لبِ خاموش کی صورت لبِ اظہار رہا

کچھ خبر ہے تجھے او چین سے سونے والے
رات بھر کون تیری یاد میں بیدار رہا

اک نظر نزع میں دیکھی تھی کسی کی صورت
مدتوں قبر میں بےچین دلِ بیزار رہا

دل ہمارا تھا، ہمارا تھا، ہمارا لیکن
اُن کے قابو میں رہا، ان کا طرف دار رہا

عمر ہنس کھیل کے اس طرح گزاری اے ہجر
دوست کا دوست رہا، یار کا میں یار رہا

نواب ناظم علی خان ہجر

9رسال سے جاری مقدمہ میں مولانا عبدالقوی صاحب باعزت بری

گجرات ہائی کورٹ کا فیصلہ، 2014ء میں دہلی ایئرپورٹ سے ہوئی تھی گرفتاری، چھ ماہ بعد ملی تھی ضمانت

حیدرآباد: 31رجنوری (عصرحاضر نیوز) شہر حیدرآباد کے مشہور عالم دین مولانا محمد عبدالقوی کو آج گجرات ہائی کورٹ نے باعزت بری کردیا ہے۔اس بات کی اطلاع آج مولانا کے بڑے فرزند مفتی عبدالملک انس قاسمی نے دی۔مولانا عبدالقوی صاحب نے بھی اپنے صوتی پیغام کے ذریعے بھی یہ بات کہی ہے کہ تمام اہلِ تعلق کو اس بات کی اطلاع دی جارہی ہے کہ احمدآباد کورٹ میں جن الزامات کیوجہ سے مقدمہ چل رہا تھا آج کورٹ نے اسے خارج کردیا ہے اور تمام مقدمات سے بری کردیا ہے۔ واضح ہو کہ مولانا عبدالقوی صاحب کو 23رمارچ 2014ء کو گجرات پولیس نے دہلی ایئرپورٹ سے اس وقت گرفتار کیا تھا، جب وہ حیدرآباد سے دیوبند رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ کے اجلاس میں شرکت کے لیے دہلی پہنچے تھے اسی دوران انہیں دہلی ایئرپورٹ پر پولیس نے گرفتار کرلیا تھا۔ان پر الزام تھا کہ ہرین پانڈیا قتل معاملے میں باعزت بری ایک ملزم کو پناہ دیا تھا اور ان پر ملک کے خلاف سازش، دہشت گردی، قانونِ اسلحہ نیز یو اے پی اے کی مختلف دفعات کے تحت معاملہ درج کیا تھا۔واضح رہے کہ ہرین پانڈیا قتل معاملے میں کل 98 لوگوں کو نامزد کیا گیا تھا، جس میں سے پولیس کے ذریعے 56 لوگوں کی گرفتاری عمل میں آئی تھی۔ان میں سے 10 افراد کو پوٹا ریویو کمیٹی نے رہا کردیا تھا، جبکہ 22 لوگوں کو خصوصی پوٹا عدالت نے باعزت بری کردیا تھا، انہیں باعزت بری ہونے والوں میں وہ ملزم بھی تھا جسے پناہ دینے کا مولانا عبدالقوی صاحب پر الزام عائد کیا گیا تھا۔گجرات ہائی کورٹ میں جسٹس دوے اور جسٹس مہندر پال کی بینچ کے روبرو مولانا کی درخواستِ ضمانت پر 26 اگست کو حتمی سماعت کے دوران جمعیۃ علماء کی جانب سے سپریم کورٹ کے نامور وکیل ایڈوکیٹ محمود پراچہ، ان کے معاون ایڈووکیٹ تہور خان اور ایڈووکیٹ الیاس پٹھان نے مولانا کی بے قصوری اور غلط طریقے سے گرفتاری کو کئے جانے کو عدالت کے روبرو نہایت مضبوطی سے پیش کیا تھا۔جس کے بعد مولانا کو ضمانت پر رہا کیا گیا تھا۔اس کے بعد سے یہ مقدمہ تا حال چلتا رہا۔ بالآخر آج گجرات ہائی کورٹ نے انہیں تمام مقدمات میں باعزت بری کردیا۔تمام مریدین متوسلین و شاگروں میں خوشی کی لہر دیکھی گئی۔

مرکزی حکومت تلنگانہ میں ریلوے پروجیکٹوں کے لیے بجٹ مختص کرے

ریاست کے ساتھ کی جانے والی ناانصافیوں پر کے ٹی آر نے مرکزی وزیر ریلوے کو لکھا خط

حیدرآباد: ریاستی حکومت نے مرکزی وزیر ریلوے اشونی ویشنو پر زور دیا ہے کہ وہ مرکزی بجٹ میں ریاستی ریلوے پروجیکٹوں کے لیے مناسب بجٹ مختص کرنے کو یقینی بنائیں۔مرکزی وزیر کو لکھے ایک خط میں صنعت وتجارت کے وزیر کے ٹی راماراؤ نے مختلف ریلوے پراجکٹس کے بجٹ مختص کرنے میں تلنگانہ کے ساتھ کئے جانے والے شدید امتیازی سلوک کو اجاگر کیا۔کے ٹی آر نے کہا کہ مرکزی حکومت ریاست میں کئی اہم جاری اور مجوزہ پروجیکٹوں کی تکمیل کے لیے فنڈز کو منظور کرنے ریاستی حکومت کی جانب سے بار بار کی جانے والی درخواستوں کو نظرانداز کررہی ہے۔انہوں نے لکھا،" ریلوے کے شعبے میں امتیازی سلوک زیادہ واضح اور ظاہر ہے اور ریاست کو این ڈی اے حکومت کی طرف سے پیش کیے گئے ہر بجٹ میں رسوائی مل رہی ہے۔" انہوں نے نشاندہی کی کہ اے پی اسٹیٹ ری آرگنائزیشن ایکٹ کے 13ویں شیڈول میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ ہندوستانی ریلوے مقررہ دن سے چھ ماہ کے اندر ریاست تلنگانہ میں ریل کوچ فیکٹری کے قیام کی فزیبلٹی کا جائزہ لے گی اور ریاست میں ریل رابطے کو بہتر بنائے گی اس معاملہ میں مرکزی حکومت جلد فیصلہ کریں۔تاہم، ریاستی حکومت کی طرف سے بار بار کی اپیلوں کے باوجود، مرکزی حکومت نے نہ تو قاضی پیٹ میں ریل کوچ فیکٹری قائم کرنے کے لیے کوئی اقدام شروع کیا ہے اور نہ ہی ریاست میں ریل رابطے کو بہتر بنانے کے لیے کوئی نیا بڑا بنیادی ڈھانچہ پروجیکٹ منظور کیا ہے۔کے ٹی آر نے لکھا کہ وزارتِ ریلوے کو تلنگانہ ساؤتھ سنٹرل ریلوے (مال برداری اور مسافر دونوں) کی آمدنی سے کافی فائدہ ہوتا ہے۔" ریاست شمالی اور جنوبی ہندوستان کے درمیان ایک اہم رابطہ ہے اور اس میں سب سے اہم ریلوے جنکشن ہیں-سکندرآباد اور قاضی پیٹ ہے۔ ایک خشکی سے گھری ریاست ہونے کی وجہ سے، تلنگانہ سامان اور مسافروں کی نقل وحمل کے لیے ریلوے کے بنیادی ڈھانچے پر بہت زیادہ انحصار کرتا ہے۔نئے ریلوے انفراسٹرکچر کا اضافہ ریاست کی ترقی میں کو ایک نمایاں کردار ادا کرسکے گا۔لیکن جب تلنگانہ میں ٹرانسپورٹ کے نئے انفراسٹرکچر کو ترقی دینے کے لیے ضروری مدد فراہم کرنے کی بات آتی ہے تو مرکزی حکومت کو بے چین پایا جاتا ہے۔" وزیر نے کہا کہ یہ افسوسناک ہے کہ گزشتہ آٹھ سالوں میں تلنگانہ میں صرف 100 کلومیٹر سے زیادہ ریلوے ٹریک بچھایا گیا ہے۔ریاست کے پاس ملک کی کل ریلوے لائنوں کا 3 فیصد حصہ ہے جس میں سے تقریباً 57 فیصد سنگل لین ہیں۔" اہم انفراسٹرکچر کی یہ کمی تلنگانہ کو کسی بھی نئی ٹرینوں سے محروم کررہی ہے۔یہ نوٹ کرنا افسوسناک ہے کہ پچھلے آٹھ سالوں میں، جنوبی وسطی ریلوے نے دارالحکومت سے صرف ایک نئی ٹرین -لنگم پلی-وجئے واڑہ انٹرسٹی ایکسپریس شروع کی ہے۔کے ٹی آر نے نشاندہی کی کہ موجودہ این ڈی اے حکومت نے گزشتہ آٹھ سالوں میں تلنگانہ میں ایک بھی نئی ریلوے لائن نہیں بچھائی ہے۔یہاں تک کہ ریاستی حکومت کے ساتھ جوائنٹ وینچر ریلوے پروجیکٹوں کی پیش رفت بھی ابھی تک سست روی کا شکار ہے۔مرکزی وزیر کو بتایا گیا کہ جہاں مرکزی حکومت نے ریاست میں جاری ریلوے پروجیکٹوں پر صرف 1100 کروڑ روپے خرچ کیے ہیں، ریاستی حکومت نے اپنے حصے کے طور پر 1904 کروڑ روپے خرچ کیے ہیں۔کئی پراجیکٹس، جنہیں سابقہ حکومتوں نے منظور کیا تھا، موجودہ مرکزی حکومت نے روک دیا تھا۔بہت سے دوسرے پراجیکٹس جن کے لیے سروے رپورٹس بہت پہلے جمع کرائی گئی ہیں ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھے۔کے ٹی آر نے برسوں پہلے ریلوے بورڈ کو پیش کی گئی اعلیٰ ترجیحی پروجیکٹ کی تجاویز کا تذکرہ کیا اور مطالبہ کیا کہ انہیں منظور کیا جائے۔انہوں نے کہا کہ پہلے، جنوبی وسطی ریلوے خطے کے تمام لوک سبھا اور راجیہ سبھا ممبران پارلیمنٹ کی میٹنگ بلاتی تھی اور ریلوے کے نئے پروجیکٹوں اور ٹرینوں کی تجاویز کو قبول کرتی تھی۔انہوں نے مزید کہا کہ عجیب بات یہ ہے کہ اس سال کے کنونشن کو بھی ختم کردیا گیا ہے۔

ابناءِ قدیم مظاہر علوم کا ایک روزہ تربیتی پروگرام

کا انعقاد مستحسن اقدام: شاہ جمال الرحمن مفتاحی

حیدرآباد: 31رجنوری (عصرحاضر) عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن مفتاحی دامت برکاتہم نے شہر حیدرآباد میں حضرت مولانا محمد عبدالقوی صاحب کی جانب سے منعقد کیے جانے والے ایک روزہ اجلاسِ ملاقات وتربیتِ فضلاء سے متعلق اپنی جانب سے تائید کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ فارغین مظاہر علوم علاقۂ دکن کو جمع کرنے اور خدمتِ دینی کی تحریص وتشجیع سے متعلق یہ اقدام نہایت مستحسن ہے۔مدارس اِسلامیہ کا اپنے ابناء قدیم کے تئیں فکرمند ہونا اور انہیں خدماتِ دین میں مزید بہتری کی طرف توجہ دلانا اور جو دینی خدمات سے ابھی لگے ہوئے نہ ہوں اُن میں اس کی تشویق آج کی اہم ترین ضرورت ہے۔مجھے بے حد مسرت ہے،اور احقر اس طرح کے اقدام کی بھرپور تائید کرتا ہے۔البتہ احقر کے سفرِ عمرہ کی بناء پر حاضر نہ ہوسکنے کے لئے معذرت ہے۔انشاءاللہ وہیں سے اس اجلاس کی کامیابی کے لئے دعاگو رہوں گا۔واضح ہو کہ یہ پروگرام 4رفروری بروزِ ہفتہ بوقت نمازِ فجر تا عشاء بمقام مسجد محی السنہ و مدرسہ سبیل الفلاح بنڈلہ گوڑہ حیدرآباد منعقد ہونے جارہا ہے۔اسی دن بعد نمازِ مغرب اجلاسِ عام بھی منعقد کیا جائے گا۔جس سے مؤقر علماء کرام کے خطابات ہوں گے۔

3رفروری کو تلنگانہ میں دونوں ایوانوں سے گورنر کا خطاب

بجٹ تقریر میں کئی تبدیلیاں کرنے حکومت کو مشورہ

حیدرآباد 31 جنوری (عصرحاضر) تلنگانہ کے بجٹ اجلاس کا آغاز گورنر تمیلی سائی

سوندرا راجن کے خطبہ سے ہوگا۔گورنر نے ریاستی حکومت کو ان کی بجٹ تقریر میں کئی تبدیلیاں کرنے کا مشورہ دیا۔انہوں نے وزیر پرشانت ریڈی سے کہا کہ ان کا خطبہ حقائق کے قریب ہو۔اس موقع پر وزیر موصوف نے کہا کہ بجٹ تقریر گورنر کی ہدایات کے مطابق تیار کی جائے گی۔ان کا کہنا تھا کہ موجودہ حقائق کو تقریر میں دکھایا جائے گا۔گورنر 3 فروری کو دونوں ایوانوں سے خطاب کریں گی۔قبل ازیں ریاستی حکومت نے گورنر کے خطبہ کے بغیر بجٹ اجلاس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا تھا تاہم گورنر نے بجٹ کو منظوری نہیں دی جس پر ریاستی حکومت ہائی کورٹ سے رجوع ہوئی۔ہائی کورٹ نے دونوں فریقین کو بات چیت کے ذریعہ اس مسئلہ کو حل کرنے کا مشورہ دیا جس پر دونوں فریقین نے بات چیت کے ذریعہ مسئلہ کو حل کیا۔حکومت نے گورنر کے خطبہ کے ساتھ بجٹ سیشن کے آغاز سے اتفاق کیا تو گورنر نے بجٹ کو منظوری دینے پر رضامندی ظاہر کی۔ اس کے بعد حکومت نے اپنی عرضی ہائی کورٹ سے واپس لے لی۔

ایک بار پھر راجہ سنگھ کی اشتعال انگیز تقریر

متنازعہ رکن اسمبلی کو پولیس کی وجہ نمائی نوٹس

حیدرآباد 31 جنوری (عصرحاضر نیوز) شہر حیدرآباد کی منگل ہاٹ پولیس نے مبینہ

اشتعال انگیز تقریر سوشل میڈیا پر اپ لوڈ کرنے پر بی جے پی کے رکن اسمبلی راجہ سنگھ کو وجہ نمائی نوٹس جاری کی ہے۔ہائی کورٹ نے متنازعہ ایم ایل اے راجہ سنگھ کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف توہین آمیز بیانات دینے کے بعد حالیہ مقدمات میں ضمانت دیتے ہوئے، جو ان کے خلاف درج کیے گئے تھے، چار شرائط رکھی تھیں، جن میں سے ایک یہ تھی کہ وہ سوشل میڈیا پر اشتعال انگیز تقریر اور پوسٹ نہ کریں۔بی جے پی کے رکن اسمبلی نے اتوار کو ممبئی میں ریلی کے دوران ایک مخصوص طبقہ کو نشانہ بناتے ہوئے بعض ریمارکس کئے۔یہ ویڈیو سوشل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمس پر تیزی کے ساتھ وائرل ہوگیا جس کے بعد پولیس نے اس کو نوٹس جاری کی ہے۔متنازعہ رکن اسمبلی کو پولیس نے پی ڈی ایکٹ کے تحت اگست میں گرفتار کیا تھا اور تین ماہ بعد ہائی کورٹ کے احکام کے بعد اس کو رہا کیا گیا تھا۔

آنکھوں کی روشنی پروگرام، بی آر ایس کی دورخی حکمت عملی

حیدرآباد: 31رجنوری (عصرحاضر نیوز) تمام سیاسی پارٹیاں انتخابی مہم میں ہیں، ایسا لگتا ہے کہ تلنگانہ حکومت اور مرکزی حکومت دونوں کے ذریعہ صحت کی اسکیموں کو شروع کرنے میں ایک صحت مند مقابلہ چل رہا ہے۔ریاستی حکومت نے حال ہی میں تین وزرائے اعلی اروند کیجریوال دہلی، بھگونت سنگھ مان پنجاب اور پنارائی وجین کیرالہ کی موجودگی میں کانتی ویلوگو پروگرام کے دوسرے مرحلے کا آغاز کیا۔یہ چیف منسٹر کے چندرشیکھر راؤ کی دورخی حکمت عملی ہے۔ایک غریبوں اور نوجوانوں تک رسائی حاصل کرنا اور ان کے دل جیتنا۔کیوں کہ آنکھوں کے معائنے کے لیے جو لوگ وہاں پہنچ رہے ہیں انہی کے ذریعہ ایک چین بنائی جارہی ہے اور اس پروگرام کا دوسرا بڑا مقصد قومی سطح پر بی آر ایس کی تشہیر کرنا ہے۔کیوں کہ جب سے ٹی آر ایس بی آر ایس بن گئی تب سے اس پارٹی کا بنیادی مقصد قومی سیاست میں سرگرم رول ادا کرنا ہے۔کیمپ کے پہلے دن، ریاست بھر میں 1.60 لاکھ لوگوں کی آنکھوں کا معائنہ کیا گیا اور یہ اس پروگرام کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔جانچ ٹیموں نے 70256 مریضوں کی نشاندہی کی جن میں آنکھوں سے متعلق بعض امراض ہیں اور 37046 مریضوں کو فوری طور پر ریڈنگ عینکیں فراہم کی گئیں۔باقی 33210 مریضوں کے لیے مجوزہ عینکیں مقررہ وقت پر فراہم کی جائیں گی۔گزشتہ ایک ہفتے میں ریاست بھر میں پھیلی 400 گرام پنچایتوں کا احاطہ کیا گیا ہے۔مزید 981 گاؤں میں اسکریننگ جاری ہے۔

آندھراپردیش کی راجدھانی اب حیدرآباد نہیں وشاکھاپٹنم ہوگی

نئے دارالحکومت میں عالمی سرمایہ کاری کانفرنس منعقد ہوگی، دہلی میں سرمایہ کاروں سے وزیراعلی جگن موہن ریڈی کا خطاب

نئی دہلی: 31رجنوری (عصر حاضر نیوز) آندھرا پردیش کے وزیراعلیٰ جگن موہن ریڈی نے اعلان کیا ہے کہ ریاست کی اگلی راجدھانی وشاکھاپٹنم ہوگی۔ وزیراعلیٰ ریڈی نے بین الاقوامی سفارتی اتحاد کی میٹنگ میں یہ اعلان کیا ہے۔ واضح رہے کہ 2014 میں تلنگانہ کو آندھراپردیش سے جب الگ کیا گیا تو حیدرآباد کو 10 سال کے لیے دونوں ریاستوں کی مشترکہ راجدھانی بنایا گیا تھا۔ یہ مدت پوری ہونے کے بعد حیدرآباد کو تلنگانہ کے حوالے کرنے کا فیصلہ ہوا۔ وزیراعلیٰ جگن موہن ریڈی نے اس سلسلے میں واضح کر دیا ہے کہ اب حیدرآباد کی جگہ آندھرا پردیش کی راجدھانی وشاکھاپٹنم ہوگی۔ انھوں نے بین الاقوامی سفارتی اتحاد کی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ''یہاں میں آپ کو وشاکھاپٹنم میں مدعو کرنا چاہتا ہوں جو آنے والے دنوں میں ہماری راجدھانی ہوگی۔ میں بھی آنے والے مہینوں میں وشاکھاپٹنم میں منتقل ہو جاؤں گا۔'' چیف منسٹر وائی ایس جگن موہن ریڈی نے ان تمام لوگوں سے اظہارِ تشکر کیا ہے جنہوں نے اے پی میں سرمایہ کاری کی ہے اور صنعتوں کے قیام کے لیے حکومت کی جانب سے کوئی بھی تعاون فراہم کرنے کے لیے تیار ہیں۔ عالمی سرمایہ کار کانفرنس مارچ کے مہینے میں وشاکھاپٹنم میں منعقد ہوگی۔ اس پس منظر میں منگل کو دہلی میں ایک تیاری کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ سی ایم جگن نے اس میں شرکت کر کے سرمایہ کاروں سے خطاب کیا۔ وائی ایس جگن نے کہا کہ وہ اے پی میں سرمایہ کاری کے لیے اپنی جانب سے حصہ لیں اور اے پی کو عالمی سطح پر لانے کے لیے تعاون کریں۔ انہوں نے اس سلسلے میں پی ایم مودی کا شکریہ ادا کیا۔ سی ایم جگن نے بتایا کہ اے پی پچھلے تین سالوں سے کاروبار کرنے میں آسانی کے معاملے میں پہلے نمبر پر ہے۔ اس موقع پر انہوں نے سرمایہ کاروں کو اے پی میں سرمایہ کاری کے لیے سازگار حالات سے آگاہ کیا۔ "ہم صرف صنعت کاروں کی طرف سے دیے گئے تاثرات کی وجہ سے پہلے نمبر پر ہیں؛ اے پی کے پاس ایک طویل ساحلی پٹی ہے اور یہ 11.43 فیصد کی شرح نمو کے ساتھ ملک میں سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی ریاست ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ ملک بھر میں 11 صنعتی کوریڈور قائم کیے جا رہے ہیں، تین آندھرا پردیش میں ہے۔ اس موقع پر انہوں نے بتایا کہ وشاکھاپٹنم آنے والے دنوں میں ایگزیکٹو کیپٹل بننے جا رہا ہے اور وشاکھاپٹنم کی راجدھانی میں سرمایہ کاری کی دعوت دی۔ انہوں نے سرمایہ کاروں سے کہا کہ وہ اپنے ساتھ دیگر کمپنیوں کے نمائندوں کو بھی لائیں۔

دلت بندھو اسکیم کے دوسال مکمل ہونے پر قومی دلت بندھو سمیلن منعقد کیا جائیگا

حیدرآباد 31 جنوری (ایجنسیز) دلتوں کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کے مقصد سے وزیراعلی تلنگانہ کے چندرشیکھرراو کی جانب سے متعارف کردہ دلت بندھو اسکیم کے جاریہ سال 16 اگست کو دوسال مکمل ہونے کے پیش نظر کریم نگر میں قومی دلت بندھو سمیلن منعقد کیا جائے گا۔ آج کریم نگر ضلع کے دورہ کے موقع پر وزیر انفارمیشن ٹکنالوجی کے تارک راماراو نے ضلع کلکٹر آروی کرنن کو اس خصوص میں ہدایت دی۔ اس سمیلن میں قومی سطح کے صنعت کاروں، دانشوروں اور سیاسی شخصیات کو مدعو کرنے کی تجویز ہے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کے ساتھ ساتھ ملک میں اپوزیشن کو یہ سمجھانا ضروری ہے کہ یہ اسکیم دلتوں کی معاشی ترقی کے لیے۔ بہت مفید ہے۔ انہوں نے آر اینڈ بی گیسٹ ہاؤس (سرکٹ ریسٹ ہاؤس) اور ایم ایل اے کے دفتر کی عمارت کا افتتاح کیا۔ اس پروگرام میں وزراء وی پرشانت ریڈی، جی کملاکر، ای دیاکرراؤ کے علاوہ پلاننگ کمیشن کے نائب صدر ونود کمار اور کئی عوامی نمائندوں نے شرکت کی۔

بی آر ایس نے صدر جمہوریہ کے مشترکہ خطاب کا بائیکاٹ کیا

حیدرآباد 31 جنوری (عصر حاضر) تلنگانہ کی حکمران جماعت بی آر ایس نے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں سے صدر جمہوریہ دروپدی مرمو کے مشترکہ خطاب کا بائیکاٹ کیا۔ اتوار کو پارٹی کے پارلیمانی اجلاس کے موقع پر وزیراعلی و صدر بی آر ایس چندرشیکھرراو نے اپنی پارٹی کے ایم پیز کو ہدایت دی تھی کہ وہ صدر جمہوریہ کے خطاب کا بائیکاٹ کریں تاکہ مرکزی حکومت کی مخالف عوام پالیسیوں کو روکا جاسکے۔ بی آر ایس کے رکن پارلیمنٹ کے کیشوراو نے واضح کیا کہ ان کی پارٹی صدر جمہوریہ کے خلاف نہیں ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ جمہوری طریقہ کار میں مرکز کی این ڈی اے حکومت کی ناکامیوں کو اجاگر کرنے کے لئے ہی صدر جمہوریہ کے خطبہ کا بائیکاٹ کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کل جماعتی اجلاس میں بھی پارٹی نے اپنا موقف واضح کیا تھا۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کاماریڈی کی جانب سے ملکاپور میں 5رفروری کو مسجد کا افتتاحی جلسہ

مولانا ابرارالحسن رحمانی نائب مہتمم دارالعلوم رحمانیہ مہمانِ خصوصی ہوں گے، عامۃ المسلمین سے کثیر تعداد میں شرکت واستفادہ کی درخواست

کاماریڈی: 31رجنوری (پریس ریلیز) محمد فیروز الدین پریس سکریٹری کی اطلاع کے مطابق مسلم سنگتراش بستی ملکاپور منڈل بی بی پیٹ ضلع کاماریڈی میں فرزندانِ محترم حافظ محمد عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نظام آباد واہل خیر کے حسن تعاون سے تعمیر شدہ مسجد کے افتتاحی تقریب کی مناسبت سے مجاہدِ ختم نبوت حضرت مولانا محمد ابرارالحسن صاحب رحمانی وقاسمی دامت برکاتہم (صدر مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کاماریڈی) کی صدارت اور حضرت الحاج محمد انور صاحب دامت برکاتہم (مجازِ صحبت حضرت مولانا الشاہ منیر احمد صاحب دامت برکاتہم) کی سرپرستی میں بتاریخ 5 فروری 2023ء مؤرخہ ١٣ رجب المرجب ١٤٤٤ھ بروز اتوار صبح 10 تا نماز ظہر عظیم الشان پیمانے پر جلسہ بعنوان آبادی مساجد اور ہماری ذمہ داریاں منعقد کی جا رہا ہے۔ جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے مقرر شیریں بیاں حضرت مولانا مفتی سعید اکبر صاحب قاسمی نقشبندی مجددی دامت برکاتہم (خلیفہ حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم) اور مدعوئین خصوصی کی حیثیت سے محترم مولانا مفتی منور صاحب قاسمی دامت برکاتہم (حیدرآباد) جناب حافظ محمد انتظار احمد صاحب زید مجدہ (نائب صدر جمعیۃ علماء کاماریڈی وامام وخطیب مسجد بلال کاماریڈی) شرکت فرمائیں گے انکے علاوہ دیگر علماء و مفتیان عظام کے خصوصی خطابات بھی ہوں گے، اس اجلاس میں نظامت کے فرائض خادم ملت حضرت حافظ محمد فہیم الدین منیری صاحب حفظہ اللہ (خادم مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کاماریڈی) انجام دیں گے، عامۃ المسلمین سے جوق در جوق شرکت کی قاری عظمت علی خان، حافظ محمد مقیم اختر مولانا مفتی خواجہ شریف مظاہری، مولانا مفتی عمران خان قاسمی، مولانا منظور عالم مظاہری، مولانا نظر الحق قاسمی، حافظ محمد عبدالواجد علی خان حلیمی، حافظ عبدالرحمن منیری، محمد حمزہ زاہد، شیخ اسماعیل، سید عتیق، محمد عبدالرحیم آرگنائزر تعمیر مسجد ہذا، الحاج میر فاروق علی، الحاج سید عظمت علی، محمد آصف الدین، بابا فخرالدین، سید کالو ومقامی مسلمانان ملکاپور وبی بی پیٹ وجمیع اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت ٹرسٹ کاماریڈی نے کی ہے۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں 9398936536991282382394411568383

جرائم وحادثات

تفریح کیلئے چٹان پر پہنچا نوجوان بُری طرح پھنس گیا

حیدرآباد 31 جنوری (ایجنسی) تفریح کے حصہ کے طور پر چٹان پر پہنچا نوجوان دو چٹانوں کے درمیان بُری طرح پھنس گیا۔ یہ واقعہ شہر حیدرآباد کے ترملگری پولیس اسٹیشن کے حدود میں پیش آیا۔ تفصیلات کے مطابق اس نوجوان جس کی شناخت روزگار کے لئے تلنگانہ کے دارالحکومت آنے والے مہاراشٹر کے 24 سالہ راجو کے طور پر کی گئی ہے، ترملگری میں ایک کالج کے قریب بڑی چٹان پر پہنچا۔ وہ چٹان پر پہنچ کر لطف اندوز ہو رہا تھا اور خوش ہو رہا تھا کہ اچانک وہ اپنا توازن کھو بیٹھا جس کے نتیجہ میں وہ دونوں چٹانوں کے درمیان گر گیا اور ان چٹانوں میں پھنس گیا۔ اس کو اسی حالت میں تقریباً تین گھنٹے گذارنے پڑے۔ اس کی چیخ وپکار پر مقامی افراد بڑی تعداد میں وہاں جمع ہو گئے جنہوں نے اس کو چٹانوں کے درمیان سے نکالنے کی کافی کوشش کی تاہم ان کو اس کوشش میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ مقامی افراد نے بعد ازاں پولیس کو اس بات کی اطلاع دی جس کے بعد پولیس وہاں پہنچی جس نے کافی جدوجہد کے بعد رسیوں کی مدد سے اس نوجوان کو چٹانوں کے درمیان سے نکالنے میں کامیابی حاصل کی۔ اس کو بعد ازاں علاج کے لئے گاندھی اسپتال منتقل کیا گیا جہاں سے یہ نوجوان سکندرآباد ریلوے اسٹیشن پہنچا اور اپنے آبائی مقام کے لئے روانہ ہو گیا۔

خاتون ڈپٹی کلکٹر کے کمرہ میں گھسنے کی کوشش، زیر تربیت نائب تحصیلدار گرفتار

حیدرآباد 31 جنوری (ایجنسی) آندھراپردیش کے ضلع گنٹور میں خاتون ڈپٹی کلکٹر کے کمرہ میں گھسنے کی کوشش کرنے والے زیر تربیت نائب تحصیلدار کو گرفتار کرلیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق ستیش نامی نوجوان ضلع گنٹور کے اے پی ایچ آر ڈی آئی ٹریننگ سنٹر میں نائب تحصیلدار کے طور پر تربیت حاصل کر رہا ہے۔ اسی مرکز میں ایک خاتون کو بطور ڈپٹی کلکٹر کی تربیت دی جا رہی ہے۔ ستیش پیر کی نصف شب کو وی کے این کے اپارٹمنٹ گیا جہاں یہ خاتون ڈپٹی کلکٹر قیام کی ہوئی ہے۔ اس نے ڈپٹی کلکٹر کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا جس پر خاتون ڈپٹی کلکٹر نے اس واقعہ کی شکایت پولیس سے کی۔ بعد ازاں منگل گری رورل ایس آئی رمیش بابو اپنے عملے کے ساتھ موقع پر پہنچے اور نائب تحصیلدار کو گرفتار کرلیا۔ پولیس نے اس سلسلہ میں معاملہ درج کرکے جانچ شروع کردی۔

دکن مال کا انہدام، متصل مکانات میں رہنے والوں کو بازآبادکاری مراکز میں مشکلات

حیدرآباد 31 جنوری (ذرائع) تلنگانہ کے سکندرآباد کے دکن مال میں پیش آئے آگ لگنے کے واقعہ کے بعد اس عمارت کو منہدم کرنے کا کام بلدیہ کی جانب سے تیز رفتاری کے ساتھ جاری ہے۔ اس مقصد کے لئے اس پانچ منزلہ عمارت سے متصل مکانات میں رہنے والوں کو بازآبادکاری مراکز منتقل کیا گیا ہے۔ ان مراکز میں منتقل کئے گئے افراد نے نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ ان کو ان مراکز میں مشکل صورتحال کا سامنا ہے۔ مقامی افراد کا کہنا ہے کہ اس واقعہ میں آگ کے ساتھ کثیف دھویں کی وجہ سے ان کو صحت کے مسائل کے سبب بازآبادکاری مراکز منتقل کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آگ کی شدت کی وجہ سے ان کے مکانات کی دیواروں کے ساتھ ساتھ مکانات میں رکھے سامان کو بھی نقصان پہنچا۔ انہوں نے کہا کہ ان مراکز میں رہنے کی وجہ سے ان کے کاروبار بھی متاثر ہوئے ہیں۔ انہیں مچھروں کا بھی سامنا ہے۔

ہنمکنڈہ میں سابق آئی اے ایس اے مرلی گرفتار

ورنگل: 31 جنوری (اسٹاف رپورٹر) پولیس نے سابق آئی اے ایس وکنوینر سوشیل ڈیموکریٹک فورم (ایس ڈی ایف) اے مرلی اور فورم کے معاون کنوینر ڈاکٹر پرتھوی راج کو منگل کی صبح کی اولین ساعتوں میں گرفتار کرلیا۔ ایس ڈی ایف کی جانب سے سوشیل میڈیا کے مختلف پلیٹ فارمس پر پوسٹ کردہ پیام کے مطابق یہ دونوں امبیڈکر کالونی ہنمکنڈہ میں ایک جھونپڑی میں سو رہے تھے کہ پولیس نے ان کو حراست میں لے کر صوبیداری پولیس اسٹیشن منتقل کر دیا۔ ایس ڈی ایف نے کہا کہ یہ دونوں امبیڈکر کالونی میں تعمیر کردہ ڈبل بیڈروم مکانات عوام کے حوالے کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے مقامی عوام کے ساتھ اجلاس منعقد کرنے کا منصوبہ رکھتے تھے۔ ایس ڈی ایف نے ان گرفتاریوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ پانچ سال پہلے 540 ڈبل بیڈروم مکانات کی تعمیر کی گئی تاہم حکومت نے غریبوں کیلئے یہ مکانات الاٹ نہیں کئے جو مکانات نہ ہونے کی وجہ سے مشکلات کا شکار ہیں۔ مرلی اور ان کے ساتھیوں نے مقامی افراد کے ساتھ مل کر بھوپال پلی ٹاون میں پیر کو احتجاج کیا تھا اور غریبوں کیلئے یہ مکانات الاٹ کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

سرسلہ میں آرٹی سی بس کی اسکول بس کو ٹکر 30 اسکولی طلبہ زخمی

سرسلہ: 31رجنوری (اسٹاف رپورٹر) تلنگانہ کے راجنا سرسلہ ضلع میں پرائیویٹ اسکول بس کو آرٹی سی کی بس نے ٹکر دیدی۔ اس حادثہ میں اسکول بس کے 30 بچے زخمی ہوگئے جبکہ آرٹی سی بس کے دو مسافرین معمولی زخمی ہوگئے۔ یہ حادثہ منگل کی صبح اُس وقت پیش آیا جب کریم نگر ڈپو کی آرٹی سی بس کے ڈرائیور نے اس کا توازن کھو دیا اور یہ بس ایک پرائیویٹ اسکول کی بس سے ٹکرا گئی۔ حادثہ کے وقت بس میں کئی طلبہ سوار تھے۔ بس کے ڈرائیور کے توازن کھو دینے کے نتیجہ میں یہ بس تیز رفتاری کے ساتھ اسکول بس سے پیچھے سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں بچے زخمی ہوگئے جبکہ دیگر طلبہ خوفزدہ ہوگئے۔ اس حادثہ کی اطلاع کے ساتھ ہی اپنے بچوں کی سلامتی کے تعلق سے فکرمند والدین کی بڑی تعداد وہاں جمع ہوگئی۔ اس حادثہ پر وزیر آئی ٹی تارک راما راو نے ضلع کلکٹر انوراگ جینتی کو فون کرتے ہوئے زخمیوں کی تفصیلات حاصل کیں۔ انہوں نے طلبہ کے بہتر علاج کو یقینی بنانے پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ضرورت پڑنے پر بہتر علاج کے لئے طلبہ کو حیدرآباد منتقل کیا جائے۔

بیٹری کی فیکٹری میں بڑے پیمانہ پر آتشزدگی

چتور: 31رجنوری (ذرائع) آندھراپردیش کے ضلع چتور میں بیٹری کی فیکٹری میں بڑے پیمانہ پر آگ لگ گئی۔ یہ فیکٹری ضلع کے یادامری منڈل میں واقع ہے جس میں پیر کی شام یہ واقعہ پیش آیا تاہم کسی بھی جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ ذرائع کے مطابق یہ آگ فیکٹری میں جس وقت لگی اُس وقت فیکٹری میں 250 ورکرس کام کر رہے تھے جو محفوظ طور پر نکلنے میں کامیاب رہے۔ اطلاع ملتے ہی چار فائر بریگیڈس نے وہاں پہنچ کر آگ پر قابو پایا۔ آگ کے ساتھ کثیف دھواں بھی نکل رہا تھا جس کی وجہ سے فائر بریگیڈس کے اہلکاروں کو آگ پر قابو پانے میں مشکل ہوئی۔ سمجھا جاتا ہے کہ شارٹ سرکٹ آگ لگنے کی وجہ ہے۔ اس واقعہ کے ساتھ ہی پولیس اور ریونیو کے عہدیدار وہاں پہنچ گئے جنہوں نے جانچ شروع کردی۔ متاثرہ علاقہ کو بند کردیا گیا۔ کمپنی نے کہا کہ وہ اپنے ملازمین کی سلامتی کے تعلق سے پابند عہد ہے۔

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

گوتم اڈانی اب دنیا کے ٹاپ 10 امیروں کی فہرست سے ہوئے باہر

ہنڈن برگ رپورٹ کے سامنے آنے کے بعد سے گوتم اڈانی کی مشکلات کم ہونے کا نام نہیں لے رہی ہیں۔اڈانی کے لیے ہر طرف

سے بری خبریں سامنے آرہی ہیں۔ایک طرف اس رپورٹ کے آنے کے بعد اڈانی کے شیئرز زمیں بوس ہو گئے ہیں۔ وہیں دوسری طرف، اڈانی دنیا کے ٹاپ 10 امیر ترین لوگوں کی فہرست سے بھی باہر ہو گئے ہیں۔اڈانی اب 11 ویں نمبر پر چلے گئے ہیں۔ بلومبرگ بلینیئرز انڈیکس کے مطابق، گوتم اڈانی کی مجموعی مالیت صرف 4.84 ارب ڈالر رہ گئی ہے۔اس کے ساتھ ہی ریلائنس انڈسٹریز کے چیئرمین مکیش امبانی اب دنیا کے امیر ترین لوگوں کی فہرست میں 12 ویں نمبر پر پہنچ گئے ہیں۔ان کی کل مالیت 2.82 ارب ڈالر ہے۔گوتم اڈانی سال 2022 میں زیادہ سے زیادہ دولت کمانے کے لیے سرخیوں میں تھے۔نیا سال شروع ہوتے ہی اڈانی کے لیے بری خبریں سامنے آئی ہے۔جنوری کے مہینے میں سب سے زیادہ جائیداد کھونے کے معاملے میں اڈانی کا نام سب سے اوپر آیا ہے۔اڈانی کو صرف ایک مہینے میں 1.36 ارب ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔اڈانی کی کمپنیوں کے حوالے سے ہنڈن برگ کی رپورٹ کے منفی آنے کے بعد ان کی مشکلات بڑھ گئی ہیں۔اڈانی گروپ کی اسٹاک مارکیٹ میں درج سات کمپنیوں کے حصص میں زبردست گراوٹ کی وجہ سے صرف تین دنوں میں اڈانی گروپ کی کمپنیوں کی کل مارکیٹ کیپ میں 5.5 لاکھ کروڑ روپے کی کمی واقع ہوئی ہے۔اڈانی ٹوٹل گیس اور اڈانی گرین انرجی کے حصص میں پچھلے چار دنوں میں 20 فیصد سے زیادہ کی کمی درج کی گئی ہے۔اس کے ساتھ ہی اڈانی پورٹس سے لے کر اڈانی ولمار تک اسٹاک مارکیٹ میں درج اڈانی کمپنیوں کے حصص بری طرح ٹوٹ چکے ہیں۔جبکہ حصص میں زوال اب بھی جاری ہے۔

ممتاز دانشور اعجاز اختر کے انتقال پر دہلی اور کولکاتہ میں تعزیتی نشست کا انعقاد

نئی دہلی ۔کلکتہ کی علمی ادبی، تعلیمی اور ثقافتی زندگی میں نصف صدی سے سرگرم قلم کار اور دانشور اعجاز اختر کا ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب کو 12:45 پر انتقال ہوگیا۔اتوار کو بعد نماز عصر کلکتہ کے گوبرا قبرستان میں سیکڑوں طلبا، اساتذہ، صحافیوں، شاعروں اور دیگر شعبۂ زندگی کے سوگواروں نے انہیں نم آنکھوں سے الوداع کہا۔اعجاز اختر کو کلکتہ کے اردو ادب نوازوں میں اس لحاظ سے اعلی مقام حاصل تھا کہ وہ کتابوں اور رسائل کے رسیا اور سنجیدہ قاری تھے۔ان کا خاندانی کاروبار چھاپہ خانے کا تھا اور شانتا پریس پچھلی صدی کے آخری نصف میں ایک بہت مقبول چھاپا خانہ تھا۔چھپائی اور خوبصورت کتابت کے لئے اس چھاپہ خانے کو لوگ ترجیح دیتے تھے۔اسکولوں کے سوالات کے پرچے انتہائی رازداری سے چھاپنے کی وجہ سے تعلیمی حلقے میں اعجاز اختر کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ادھر کئی برسوں سے بیمار چل رہے تھے ان کی عمر تقریبا 71 سال تھی۔آخری برسوں میں زیادہ تر وقت وہ آکسیجن پر ہی گذار رہے تھے۔آخری سانس اپنی رہائش گاہ پر ہی لی۔دہلی میں ادبی انجمن اردو برادری کے دفتر میں اشہر ہاشمی کی صدارت میں ایک تعزیتی میٹنگ ہوئی جس میں ظفر انور، شکیل رحمانی، نوید اقبال، ڈاکٹر عبدالواسع، جلال الدین اسلم اور ڈاکٹر وسیم اختر وغیرہ نے ان کے بلندی درجات کے لئے دعا کی۔انتقال کی یہ اطلاع اعجاز اختر کے پرانے دوست اشہر ہاشمی نے فیملی ذرائع کے حوالے سے دی۔اس دوران فون پر ہوڑہ سے ممتاز افسانہ نگار شہزاد نے بتایا کہ انہیں اعجاز اختر کے انتقال پر بہت ملال ہے۔وہ ایک نیک انسان تھے۔اعلی قسم کا ادبی ذوق اُنہیں کلکتہ اور مضافات کے قلمکاروں میں احترام کا درجہ دلاتا تھا۔دریں اثنا ہوڑہ سے موصولہ خبر کے مطابق آج ادب نواز اکیڈمی، ٹکیہ پاڑہ ہوڑہ میں ایک تعزیتی نشست میں کلکتہ کے معروف ادب نواز اور سنجیدہ قاری اعجاز اختر کے انتقال پر گہرے رنگ کا اظہار کیا گیا۔شرکا نے کہا کہ وہ معززین میں شمار کئے جاتے تھے۔آپ کو ادب نوازوں میں اس لحاظ سے اچّھا مقام حاصل رہا ہے کہ آپ اردو ادب کے ان سنجیدہ قارئین میں شامل تھے جو شاعری فکشن اور تنقید کی کتابیں ڈھونڈ کر منگواتے، پڑھتے اور مشمولات پر قیمتی رائے کا اظہار بھی کرتے تھے۔تعزیتی نشست کی صدارت جناب ظفر رائے پوری نے کی۔اہم شرکا میں نقیب اکبر،، الحاج نسیم جیبی، فیروز مرزا۔عبدالرحیم ہلچل، خورشید بدر، ماسٹر محمد یوسف، الحاج محمد امتیاز، ہے غم وارثی، انوار الحق وارثی، صلاح الدین جیبی، عندلیب اشرف نورعین، اور بلال رضا شامل تھے۔

ملک کی تمام ریاستوں میں کورونا کا کوئی فعال معاملہ نہیں

نئی دہلی، 31 جنوری (عصر حاضر) ملک میں راحت کی خبر یہ ہے کہ گزشتہ 24 گھنٹے کے دوران 14 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں کورونا وائرس کے انفیکشن کا کوئی کیس درج نہیں ہوا ہے اور سات ریاستوں میں کورونا انفیکشن کا صرف ایک معاملہ ہی سامنے آیا ہے۔گزشتہ 24 گھنٹوں میں کورونا انفیکشن سے کسی مریض کی موت نہیں ہوئی ہے اور 195 ایکٹیو کیسز کم ہو کر 1755 ہو گئے ہیں۔صحت اور خاندانی بہبود کی مرکزی وزارت نے منگل کو کہا کہ صبح 7 بجے تک 220.48 کروڑ سے زیادہ ویکسین لگائی جاچکی ہیں۔وزارت نے بتایا کہ ملک میں 95 فعال کورونا کیسز کم ہو کر 1755 پر آ گئے ہیں اور اسی عرصے کے دوران 158 مریض کورونا سے صحت یاب ہو چکے ہیں، جس سے وبا سے صحت یاب ہونے والوں کی کل تعداد 4,41,50,289 ہوگئی ہے۔شفایابی کی شرح 98.80 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔دریں اثنا، کورونا انفیکشن کی وجہ سے کسی مریض کی جان نہ جانے کی وجہ سے مرنے والوں کی تعداد 5,30,740 پر برقرار ہے۔ملک میں گزشتہ 24 گھنٹوں میں بہار، گوا، ہریانہ، اڈیشہ، راجستھان، تلنگانہ اور اتراکھنڈ میں ایک ایک فعال کیس سامنے آیا ہے اور دیگر ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کی تعداد میں کمی آئی ہے۔اس عرصے کے دوران پنجاب میں 133 ایکٹو کیسز میں کمی کے ساتھ ان کی مجموعی تعداد 14 ہوگئی، اس سے نجات پانے والوں کی کل تعداد 7 لاکھ 65 ہزار 55 ہوگئی اور مرنے والوں کی تعداد 19 ہزار 289 پر برقرار ہے۔

آسام میں جی 20-انعقاد کے پہلے مرحلے کی میزبانی کی تیاریاں زوروں پر

گواہاٹی، 31 جنوری (ذرائع) ملک بھر چلنے والی جی 20-صدارت کی کڑی کے طور پر آسام میں پہلی سسٹینیبل فائنینشیل ورکنگ گروپ (ایس ایف ڈبلیو جی) کی میٹنگ اور یوتھ 20-انسپشن میٹنگ کی میزبانی کی تیاریاں زوروں پر ہے۔ جی 20-کی تھیم 'ایک زمین'، ایک خاندان، ایک مستقبل' وسودیو کٹمبکم کے ساتھ انعقاد ہو رہا ہے۔ریاست میں دو فروری سے شروع ہونے والی جی 20-میٹنگ، شمال مشرقی ریاست میں آنے والے نمائندوں کے ساتھ-ساتھ پروگرام کے پہلے مرحلے کی میزبانی کی آخری مرحلہ کی تیاریاں زوروں پر ہے۔آسام ملک میں سال بھر چلنے والے جی 20-صدارت سلسلے میں فروری میں پہلی سسٹینیبل فائنینشیل ورکنگ گروپ (ایس ایف ڈبلیو جی) اور یوتھ 20 انسپشن میٹنگ کی میزبانی کرے گا۔سرکاری بیان میں کہا گیا ہے کہ ریاست میں پہلی ایس ایف ڈبلیو جی کی میٹنگ دو تین فروری کو گواہاٹی کے ایک ہوٹل میں منعقد کی جائے گی۔دو روزہ میٹنگ میں 94 نمائندے جی 20-کے رکن ممالک، مختلف بین الاقوامی ملکوں، مختلف بین الاقوامی تنظیموں اور ہندوستانی حکومت کے عہدیدار بھی حصہ لیں گے۔وزیر اعلی ہیمنت بسوا نے ٹوئیٹ کیا، "ہندوستان کی ناقابل یقین تنوع، خوبصورتی اور قابل فخر تاریخ میں آپ کا استقبال ہے۔ہماری مقامی ثقافت کا بہترین مظاہرے کے ساتھ گواہاٹی ہوائی اڈے پر جی 20-نمائندوں کا بہت گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔آپ آسام میں لطف لیں گے۔"ایس ایف ڈبلیو جی میٹنگ کے دوران چار سیشن منعقد کئے جائیں گے، جب کہ آنے والے نمائندوں کو برہم پتر ندی پر ایک کروز پر اور ثقافتی پروگرام میں بھی حصہ لیا جائے گا۔پہلے دن کے پروگرام کے ایجنڈے میں یوگا کے تین ایس ایف ڈبلیو جی سیشن شامل ہیں۔ پہلے دن کا پروگرام ریور کروز اور رُات کے کھانے پر چرچا' اور ثقافتی پروگرام کے ساتھ مکمل ہوگا۔دوسرے دن کے پروگرام میں یوگا سیشن، تین سائڈ ایونٹ سیشن، چوتھا ایس ایف ڈبلیو جی سیشن بھی شامل ہوگا اور برہم پتر ہیریٹیج سینٹر میں نمائندوں کے لئے رات کے کھانے کے ساتھ مکمل ہوگا۔

توڑ پھوڑ معاملہ میں ایم آئی ایم کے سولہ کارکنان باعزت بری

اورنگ آباد: ریاست مہاراشٹر کے شہر اورنگ آباد میں سال 2017 میں لوڈ شیڈنگ کے

خلاف مجلس اتحاد المسلمین نے ایم ایس ای بی کے دفتر پر مظاہرہ کیا تھا اور دفتر میں توڑ پھوڑ بھی کی تھی، جس کے بعد مجلس کے 16 کارکنوں کے خلاف معاملہ درج گیا تھا۔کئی سال کا عرصہ گزر جانے کے بعد مجلس کے تمام اراکین کو اورنگ آباد ضلع عدالت نے باعزت بری کر دیا، جس کے بعد اورنگ آباد مجلس اتحاد المسلمین کے اراکین میں خوشی کا ماحول ہے۔اس دوران رکن پارلیمان امتیاز جلیل نے کہا ہے کہ ہم نے حق کے لیے آواز اٹھائی تھی اور ریاستی حکومت نے عوام کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے اس وقت لوڈ شیڈنگ بند کر دی تھی، لیکن لیکن ہمارے اوپر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ ہم نے توڑ پھوڑ کی تھی لیکن عدالت نے ہمارے حق میں فیصلہ دیا ہے۔اورنگ آباد بجلی فراہم کرنے والی کمپنی (ایم ایس ای بی) دفتر کے احاطہ میں توڑ پھوڑ معاملے میں سیشن کورٹ نے رکن پارلیمان امتیاز جلیل سمیت مجلس اتحاد المسلمین کے 16 افراد کو باعزت بری کر دیا گیا ہے۔واضح رہے کہ سال 2012 میں شہر میں لوڈ شیڈنگ کے خلاف مجلس اتحاد المسلمین نے ایم ایس ای پی کے دفتر پر مظاہرہ کیا تھا اور دفتر میں توڑ پھوڑ کرنے کا الزام عائد کیا تھا۔مجلس کے اس مظاہرے کے باعث اورنگ آباد سے لوڈ شیڈنگ مکمل طور پر بند ہوگئی تھی۔اس سلسلے میں ایم ایس ای بی نے سٹی چوک پولس اسٹیشن میں اس وقت کے رکن اسمبلی اور موجودہ رکن پارلیمان امتیاز جلیل، ڈاکٹر عبدالغفار قادری ضمیر احمد قادری، ناصر صدیقی، ارون بورڈے، وکاس ایڈ کے، سلیم سہارا، رفیق چیتا، فیروز خان، ڈاکٹر افضال، رفعت یار خان، فیروز خان ایف کے، ارشاد خان، عبدالرحیم نائیکواڑی، سید متین، ظفر بلڈر کے خلاف سرکاری کام میں مداخلت توڑ پھوڑ وغیرہ دفعات کے تحت مقدمہ درج کروایا تھا۔مسلسل پانچ برسوں تک یہ معاملہ زیر سماعت ہونے کے بعد اورنگ آباد ایڈیشنل سیشن جج دیشپانڈے نے اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ مذکورہ معاملے میں ضروری ثبوتوں، گواہوں و سرکاری وکیل اور پولس انتظامیہ کیس ثابت کرنے میں ناکام رہی لہٰذا تمام کو عدم ثبوت کے باعث رہا کیا جاتا ہے۔ دریں اثناء مجلس کے کارپوریٹرس وعہدیداران کے باعزت بری ہونے پر مجلس نے مسرت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے رکن پارلیمان امتیاز جلیل نے کہا کہ مسلسل پانچ برسوں تک عدالت کے چکر کاٹنے کے بعد رہائی حاصل ہوئی ہے۔انہوں نے کہا کہ مجلس کی کاوشوں سے لوڈ شیڈنگ پوری طرح ختم ہوگئی تھی۔اس مقدمے میں مجلس کی طرف سے معروف وکیل ایڈوکیٹ راجیش کالے، ایڈوکیٹ بیابانی و دیگر نے کامیاب پیروی کی۔

وادی کشمیر کا بیرونی دنیا کے ساتھ فضائی رابطہ ایک روز بعد بحال

سری نگر، 31 جنوری (عصر حاضر) وادی کشمیر کا بیرونی دنیا کے ساتھ فضائی رابطہ منگل کو ایک روز بعد بحال ہوگیا۔جہاں منگل کو سری نگر بین الاقوامی ہوائی اڈے پر پروازوں کا سلسلہ بحال ہوگیا وہیں بانہال سے بارہ مولہ تک چلنے والی ریل سروس کو بھی بحال کر دیا گیا۔ائیر پورٹ حکام کے مطابق سری نگر ہوائی اڈے کی رن وے سے برف ہٹایا گیا ہے۔ان کا کہنا تھا کہ پیر کو پروازیں معطل رہنے کے باعث منگل کو زیادہ تعداد میں پروازیں آنے کا امکان ہے۔دریں اثنا بانہال سے بارہ مولہ تک چلنے والی ریل سروس کو بھی منگل کے روز بحال کیا گیا۔ذرائع نے بتایا کہ بڈگام اسٹیشن سے صبح سویرے ریل گاڑی بارہ مولہ کی طرف روانہ ہوئی۔

راہل اور پرینکا گاندھی نے کھیر بھوانی مندر پر دی حاضری

سری نگر: کانگریس لیڈر راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی نے منگل کے روز گاندربل میں واقع کھیر بھوانی مندر پر حاضری دی۔ ذرائع

نے بتایا کہ راہل گاندھی اور پرینکا نے منگل کی صبح کھیر بوانی مندر پر حاضری دی اور وہاں پوجا پاٹ کی۔انہوں نے کہا کہ راہل گاندھی کے دورے کے پیش نظر گاندربل میں سیکورٹی کے غیر معمولی انتظامات کئے گئے تھے۔انہوں نے مزید بتایا کہ حاضری کے بعد وہ واپس سری نگر لوٹے۔

جہاز میں ایک بار پھر شرمناک حرکت، خاتون نے کیبن عملہ پر تھوکا، پھر کپڑے اتار کر گھومنے لگی!

فلائٹ میں ہنگامہ آرائی کی خبریں منظر عام پر آتی رہتی ہیں۔ اب نیا معاملہ وستارا فلائٹ کا سامنے آیا ہے۔فلائٹ میں خاتون نے عملہ کے ساتھ بدتمیزی کی، ان پر حملہ کیا۔یہی نہیں بلکہ بتایا جا رہا ہے کہ اس خاتون نے تمام حدیں پار کر دی ہیں۔اور اس نے کیبن عملہ پر تھوک بھی دیا اور پھر فلائٹ میں ہی اپنے کپڑے اتار دیئے اور پھر برہنہ ہو کر راہداری میں گھومنے لگی۔یہ واقعہ ابوظہبی سے ممبئی آنے والی پرواز میں پیش آیا۔ ملزمہ خاتون اٹلی کی رہائشی ہے۔ پولیس کے مطابق اطالوی نژاد خاتون کا نام پاولا پیروچیو ہے۔خاتون نے کیبن عملہ سے اکانومی ٹکٹ ہونے کے باوجود بزنس کلاس میں بیٹھنے پر اصرار کیا۔جب عملے نے انکار کیا تو وہ پرتشدد ہوگئی اور لڑائی شروع کر دی۔ممبئی پولیس نے خاتون کے خلاف مقدمہ درج کر کے اسے نوٹس جاری کر دیا ہے۔وستارا ایئر لائن نے ایک بیان جاری کر کے پورے معاملے کی جانکاری دی ہے۔کمپنی نے کہا کہ یہ واقعہ 30 جنوری کو فلائٹ نمبر یو کے 256 میں پیش آیا۔کمپنی کے مطابق جہاز نے ابوظہبی سے ممبئی کے لیے ٹیک آف کیا ہی تھا کہ پرواز میں سوار خاتون مسافر بے قابو ہوگئی اور اس نے پرتشدد سلوک کیا۔اس نے کیبن عملہ اور دیگر مسافروں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔اس رویے پر فلائٹ کے کپتان نے خاتون کو وارننگ کارڈ جاری کیا۔اس سے قبل 26 نومبر کو دھوت شنکر مشرا نامی شخص نے نیویارک سے دہلی آنے والی فلائٹ میں بزنس کلاس میں بیٹھی 70 سالہ خاتون مسافر پر پیشاب کر دیا۔ پولیس نے ملزم کو 7 جنوری کو بنگلورو سے گرفتار کیا تھا۔ملزم کو واقعہ کے 42 دن بعد گرفتار کیا جا سکا۔ممبئی کا رہنے والا شنکر واقعہ کے بعد سے فرار تھا۔

asrehazir@gmail.com

پشاور: پولیس لائنز کی مسجد میں ہوئے خودکش بم دھماکے میں جاں بحق ہونے والوں کی تعداد 93 ہوگئی

عبادت گاہوں کو نشانہ بنانے، اور بے گناہوں کا خون بہانے جیسی کارروائیوں کی ہم مذمت کرتے ہیں: سعودی عرب، رابطہ عالم اسلامی نے ہلاکین اور زخمیوں کے اہلِ خانہ کو پیش کی تعزیت

پشاور: صوبہ خیبر پختونخوا کے دارالحکومت پشاور میں پولیس لائنز کے علاقے میں واقع مسجد کے اندر ہونے والے بم دھماکے میں 93 افراد شہید اور 221 زخمی ہو گئے ہیں۔ دھماکہ سوموار کی دوپہر ایک بج کر 40 منٹ پر اس وقت ہوا جب نمازِ ظہر ادا کی جا رہی تھی۔ دھماکے کے فوری بعد پولیس، فوج اور بم ڈسپوزل اسکواڈ کے اہلکار مسجد میں پہنچ گئے اور انھوں نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ مسجد کے اندر 300 سے افراد نماز ادا کر رہے تھے جب بمبار نے دھماکا خیز جیکٹ کو دھماکے سے اڑایا تھا۔ تھانہ پولیس لائنز کی مسجد کے اندر خودکش دھماکے کے نتیجے میں اب تک امام مسجد اور اہلکاروں سمیت شہداء کی تعداد 93 ہوگئی جبکہ 221 افراد زخمی ہیں۔ دھماکہ عین نمازِ ظہر کے وقت ہوا جہاں حملہ آور پہلی صف میں موجود تھا، دھماکے کے بعد پولیس اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں نے علاقے کو گھیرے میں لے لیا۔ بم ڈسپوزل اسکواڈ کی جانب سے شواہد اکٹھے کیے جا رہے ہیں۔ دھماکے کے بعد پشاور کے تمام اسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کی گئی، زخمیوں اور لاشوں کو لیڈی ریڈنگ اسپتال منتقل کیا گیا۔ اسپتال میں زخمیوں کو خون دینے کے لیے اپیل کی گئی ہے جس میں O negative خون خصوصی طور پر عطیہ کرنے کی اپیل کی گئی۔ لیڈی ریڈنگ اسپتال کے ترجمان محمد عاصم نے تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ دھماکے میں ابتک 93 افراد شہید ہوئے جبکہ ایل آر ایچ میں زخمیوں کی تعداد ایک بڑی تعداد زخمی بتائی جا رہی ہے۔ اسپتال لائے گئے زخمیوں میں 10 کی آپریشن تھیٹرز میں سرجری کی گئی۔ ترجمان کے مطابق ایل آر ایچ لائے گئے باقی تمام زخمیوں کو اسپتال سے فارغ کر دیا گیا۔ پولیس کے مطابق خدشہ ہے کہ حملے میں بھاری دھماکہ خیز مواد استعمال کیا گیا جس کی شدت کے باعث مسجد اور اس سے متصل کینٹین کی چھت دونوں گرگئیں، ملبہ ہٹانے کے لیے کرین منگوائی گئی ہے۔ مسجد کے عقب میں سی ٹی ڈی کا دفتر بھی موجود ہے۔ اطلاعات کے مطابق حملہ آور نمازیوں کے ساتھ تھانے کے مرکزی دروازے سے داخل ہو کر تین سے چار چیکنگ پوائنٹس عبور کر کے مسجد میں داخل ہوا اور خود کو دھماکے سے اڑا لیا۔ دھماکے کے بعد تھانہ پولیس لائنز کے مرکزی دروازے کو بند کر دیا گیا۔ سی سی پی او پشاور اعجاز خان نے بتایا کہ دھماکے کی بو سے اندازہ یہی ہوتا ہے کہ حملہ خودکش تھا جس کی شدت سے مسجد کا ہال جہاں نماز ادا کی جاتی ہے وہ منہدم ہوگیا جبکہ دھماکے سے مسجد کے صحن تک کا حصہ بھی شہید ہوا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس لائنز میں دو گیٹ ہوتے ہیں اور 10 سے 15 اہلکار ڈیوٹی پر تعنیات ہوتے ہیں، ایک گیٹ عام لوگوں اور دوسرا پولیس آفیسرز کے لیے ہے۔ سی سی پی او پشاور نے کہا کہ دھماکے میں بلڈنگ کو گرانے والا مواد استعمال کیا گیا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ تھانے کے اندر حملہ سیکیورٹی کی ناکامی ہے، فی الحال چھت کا ملبہ ہٹانے کا کام جاری ہے تاکہ زخمیوں کو نکالا جاسکے۔ مسجد میں 300 کے قریب افراد موجود تھے۔ تھانے کے باہر میڈیا سے گفتگو میں رہنما جماعت اسلامی اور سابق وزیر بلدیات کے پی عنایت اللہ نے بتایا کہ دھماکے کے نتیجے میں گرنے والے ملبے کے نیچے سے لوگوں کی آوازیں آرہی ہیں، سی سی پی او اور کمشنر سے کہا ہے کہ لوگوں کو جلد سے جلد نکالا جائے۔ پی ٹی آئی رہنماء شوکت یوسفزئی کا کہنا تھا کہ ملبے کے نیچے 5 افراد زندہ ہیں جنہیں طبی امداد دی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نگراں حکومت کو صرف سیکیورٹی پر فوکس کرنا ہوگا۔ واضح رہے کہ پشاور پولیس لائنز کو ہیڈکوارٹر کے طور جانا جاتا ہے اور یہاں حساس عمارتیں سمیت اہم افسران کے دفاتر بھی ہیں۔ سعودی عرب نے پاکستان کے صوبہ خیبر پختونخوا کے شہر پشاور میں پولیس لائنز کی مسجد میں ہونے والے دھماکے کی شدید مذمت کی ہے۔ پیر کو پاکستان میں سعودی سفارتخانے کی جانب سے سماجی رابطوں کی ویب سائٹ ٹوئٹر پر مذمتی پیغام جاری کیا گیا ہے۔ پیغام میں کہا گیا ہے کہ ’مملکت کی طرف سے سعودی وزارتِ خارجہ نے پاکستان میں پشاور کی ایک مسجد میں دہشت گردانہ حملے کی شدید مذمت کی ہے۔‘ بیان کے مطابق ’وزارت خارجہ نے عبادت گاہوں کو نشانہ بنانے، پُر امن لوگوں کو دھمکانے اور بے گناہوں کا خون بہانے جیسی کارروائیوں کی مذمت کرتے ہوئے اس بات کی تاکید کی ہے کہ ہر قسم کے تشدد، انتہا پسندی اور دہشت گردی خواہ اس کے مقاصد و محرکات کچھ بھی ہوں، ان کے خلاف سعودی عرب برادر ملک اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ساتھ کھڑا ہے۔‘ پیغام میں مزید کہا گیا ’وزارت خارجہ متاثرین کے اہلِ خانہ اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت اور عوام کے ساتھ تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کرتی ہے اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لیے دعا گو ہے۔‘ رابطہ عالم اسلامی نے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے شہر پشاور میں پولیس لائنز مسجد میں ہونے والے خوفناک دہشتگردانہ حملے کی شدید مذمت کی ہے۔ رابطہ عالم اسلامی کے سیکرٹری اور مسلم علماء کی ایسوسی ایشن کے چیئرمین شیخ ڈاکٹر محمد بن عبدالکریم العیسیٰ نے اس مجرمانہ فعل کی شدید مذمت کی جس کے مرتکب افراد سے مذہب اور انسانیت کے معنی چھین لیے گئے تھے۔ انہوں نے نہ انسانی روح کی حرمت کا احترام کیا اور نہ ہی عبادت گاہوں کے تقدس کا۔

انڈمان سمندر میں 4.9 شدت کا زلزلہ، کم از کم 15 سیکنڈ تک زلزلے کے جھٹکے جاری

منگل کو انڈمان اور نکوبار جزائر میں بحیرہ انڈمان کے قریب ریکٹر اسکیل پر 4.9 کی شدت کا زلزلہ آیا۔ نیشنل سینٹر فار سیسمولوجی کے مطابق زلزلہ صبح 3:40 بجے کے قریب آیا۔ این سی ایس کے مطابق زلزلے کی گہرائی 77 کلو میٹر تھی۔ نیشنل سینٹر فار سیسمولوجی نے ٹویٹ کیا کہ زلزلے کی شدت 4.9 تھے۔ جو کہ 31 جنوری 2023 کو پیش آیا۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل 24 جنوری کو دہلی اور قومی راجدھانی کے علاقوں میں زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کیے گئے تھے۔ زلزلے کے جھٹکے کم از کم 15 سیکنڈ تک جاری رہے، لوگوں کو اپنے گھروں اور دفاتر سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا گیا۔ نیشنل سینٹر آف سیسمولوجی کے مطابق زلزلے کا مرکز نیپال میں تھا۔ اس سے ایک روز پہلے چین کے سنکیانگ ایغور خودمختار علاقے میں پیر کو زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کیے گئے تھے۔ حکام نے بتایا تھا کہ زلزلے کی شدت ریکٹر اسکیل پر 6.1 تھی، فوری طور پر کسی جانی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں تھی۔ چین کے زلزلہ نیٹ ورک سینٹر (CENC) نے رپورٹ کیا کہ زلزلے کا مرکز 40.01 ڈگری شمالی عرض بلد اور 82.29 ڈگری مشرقی طول بلد میں 50 کلومیٹر کی گہرائی کے ساتھ دیکھا گیا تھا۔ زلزلے کا مرکز الائر شہر سے 105 کلومیٹر اور شایا کاؤنٹی سیٹ سے 141 کلومیٹر دور ایک غیر آباد علاقے میں تھا۔

سعودی عرب نے مسافروں کے لیے آن لائن ٹرانزٹ ویزا سروس کا آغاز کردیا

جدہ: 31 رجنوری (ذرائع) سعودی عرب نے فضائی راستے سے مملکت آنے والوں کے لیے آن لائن ٹرانزٹ ویزا سروس کا آغاز کیا ہے۔ نئی سروس پیر 30 جنوری سے موثر ہوگی۔ مسافر سعودی ایئر لائن اور فلائی ناس کے الیکٹرانک پلیٹ فارم کے ذریعے درخواست دے سکتے ہیں۔ سرکاری خبر رساں ادارے ایس پی اے کے مطابق سعودی دفتر خارجہ نے بیان میں کہا کہ ’آن لائن ٹرانزٹ وزٹ ویزا سروس کا مقصد مختلف کاموں کے لیے سعودی عرب آمد میں سہولت فراہم کرنا ہے۔ نئی سروس سے ویزے کی کارروائی آسان بنائی گئی ہے۔‘

دفتر خارجہ نے بیان میں کہا کہ ’سعودی عرب آنے کے خواہشمند افراد کو ٹرانزٹ ویزے پر عمرے، مسجد نبوی کی زیارت، سیاحتی پروگرام میں شرکت اور مملکت کے شہروں میں جانے کی سہولت ہوگی۔‘ دفتر خارجہ کا کہنا ہے کہ ’ڈیجیٹل ٹرانزٹ ویزا سروس سے سعودی وژن 2030 کے اہداف کے حصول میں مدد ملے گی۔ مختلف براعظموں کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے سعودی عرب کے سٹرائیجک محل وقوع سے بھرپور استفادہ ہوگا۔‘ ٹرانزٹ ویزے کے حصول کا طریقہ کار یہ ہوگا کہ فضائی مسافر السعودیہ اور ناس ایئر کے الیکٹرانک پلیٹ فارم سے ٹرانزٹ ویزے کی درخواست کریں گے جو خودکار سسٹم کے تحت دفتر خارجہ کے قومی ویزا پلیٹ فارم میں منتقل ہو جائے گی۔ دفتر خارجہ اس پر فوری کارروائی کر کے ڈیجیٹل ویزا جاری کرے گا۔ ای میل پر امیدوار کو بھیجا جائے گا۔ دفتر خارجہ کا کہنا ہے کہ ’ٹرانزٹ وزٹ ویزے کی کوئی فیس نہیں ہوگی۔ فضائی ٹکٹ کے ساتھ درخواست دیتے ہی ویزا جاری کر دیا جائے گا۔‘ ’ٹرانزٹ ویزا تین ماہ کے اندر استعمال کیا جاسکے گا۔ اس ویزے پر مملکت میں چار دن قیام کی اجازت ہوگی۔‘

نائیجیریا میں وائرل لاسا بخار پھیلنے کا خطرہ

ابوجہ، 31 جنوری (ذرائع) نائیجیریا کے صحت حکام نے پیر کے روز کہا کہ سب سے زیادہ آبادی والے افریقی ملک میں وائرل ہیمرجک بخار کے پھیلنے کا بہت زیادہ خطرہ ہے۔ نائیجیریا سینٹر فار ڈیزیز کنٹرول (این سی ڈی سی) نے ایک بیان میں کہا کہ اس نے فریقوں اور ماہرین کی جانب سے کیے گئے خطرے کی تشخیص کے بعد ملک میں موجودہ ردعمل کی سرگرمیوں کو مضبوط اور مربوط کرنے کے لئے 20 جنوری کو لاسا بخار کے لیے ایک قومی ملٹی سیکٹرل ایمرجنسی آپریشن سینٹر قائم کیا ہے۔ این سی ڈی سی نے کہا کہ خطرے کی تشخیص کے عمل نے ” پچھلے سال کے مقابلے میں تصدیق شدہ کیسوں کی تعداد میں غیر معمولی اضافے کے رجحان کی نشاندہی کی۔ پچھلے سال کے مقابلے میں کیس رپورٹ کرنے والی ریاستوں کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے اور لاسا بخار کے انفیکشن کی وجہ سے حفظان صحت سے متعلق کارکنوں کے انفیکشن اور موت کے خطرے میں اضافہ ہوا ہے۔ این سی ڈی سی نے کہا کہ 22 جنوری تک، نائیجیریا میں لاسا بخار کے 244 نئے تصدیق شدہ کیس درج ہوئے، جن میں کل 37 اموات ہوئیں اور اموات کی شرح 15.1 فیصد تھی۔

وزیر خارجہ انتونی بلنکن کا دورہ اسرائیل، دو ریاستی حل پر زور

یروشلم: 31 رجنوری (ایجنسیز) امریکی وزیر خارجہ انتونی بلنکن نے یروشلم کے دورے کے دوران اسرائیلیوں اور فلسطینیوں پر زور دیا ہے کہ وہ کشیدگی میں کمی لائیں۔ خبر رساں ادارے روئٹرز کے مطابق اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو سے ملاقات کے بعد امریکی وزیر خارجہ نے کہا کہ اسرائیل اور فلسطینی تنازع کا واحد راستہ دو ریاستی حل ہے۔ امریکی وزیر خارجہ نے یہودی عبادت گاہ پر ایک فلسطینی شہری کی جانب سے کیے گئے حملے کی مذمت کی لیکن ساتھ ہی اسرائیل کو ردعمل میں تحمل کا مظاہرہ کرنے کی اپیل بھی کی اور بدلہ نہ لینے پر زور دیا۔ جمعے کو مشرقی یروشلم کے ایک شخص نے سات افراد کو گولی مار کر ہلاک کیا تھا۔ اس شخص کو بعد میں پولیس نے ہلاک کر دیا تھا۔ اس کے کسی بھی معلوم شدت پسند تنظیم کے ساتھ رابطے نہیں تھے۔ اس سے ایک دن قبل اسرائیل نے جنین میں پناہ گزینوں کے ایک کیمپ پر حملہ کیا تھا جس میں دس افراد ہلاک ہوئے تھے۔ طبی حکام کے مطابق جنوری سے اب تک کم از کم 35 فلسطینی شہری ہلاک ہوئے جن میں شدت پسند اور عام شہری دونوں شامل ہیں۔ تل ابیب پہنچنے کے بعد امریکی وزیر خارجہ انتونی بلنکن کا کہنا تھا کہ ’یہ سب کی ذمہ داری ہے کہ تشدد کو بڑھاوا دینے کے بجائے اس کو کم کرنے کے لیے اقدامات کیے جائے۔‘ انہوں نے کہا کہ ’جمعے کو شہریوں پر فائرنگ حملے سے بھی بڑھ کر تھی کیونکہ یہ کسی کے عقیدے پر بھی حملہ تھا۔ ہم اس کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں۔‘ انہوں نے کہا کہ ’ہم ان تمام لوگوں کی بھی مذمت کرتے ہیں جو ان دہشت گردانہ کارروائیوں پر خوشی مناتے ہیں جن میں معصوم لوگوں کی جانیں جاتی ہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ حملے کا شکار کون ہے اور اس کا عقیدہ کیا ہے۔ مزید معصوم لوگوں کے خلاف انتقامی کارروائی کوئی جواب نہیں۔‘ اسرائیل کے وزیر اعظم نیتن یاہو سے ملاقات کے بعد امریکی وزیر خارجہ نے اس عزم کو دہرایا کہ اسرائیل اور فلسطینی تنازع کا واحد راستہ دو ریاستی حل ہے۔ منگل کو امریکی وزیر خارجہ فلسطین کے صدر محمود عباس سے ملاقات کریں گے۔ فلسطینی حکام نے کہا ہے کہ پیر کو اسرائیل کے آباد کاروں نے نابلوس میں دو گاڑیوں کو آگ لگا دی اور منگل کو ایک گھر پر پتھر پھینکے گئے۔

بائیڈن نے یوکرین کو لڑاکا طیارہ دینے سے انکار کردیا

واشنگٹن، 31 جنوری (ذرائع) امریکی صدر جو بائیڈن نے پیر کو کہا کہ وہ یوکرین کو ایف-16 لڑاکا طیارے بھیجنے کی منظوری نہیں دیں گے امریکی صدر جو بائیڈن نے پیر کو کہا کہ امریکہ یوکرین کو ایف 16 لڑاکا طیارے نہیں بھیجے گا ایک رپورٹر کے سوال کے جواب میں کہ آیا وہ یوکرین کو ایف-16 لڑاکا طیارے بھیجیں گے، بائیڈن نے کہا، 'نہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ امریکا نے یوکرین کو توپوں اور ٹینکوں کی صورت میں فوجی امداد میں اضافہ کیا تھا۔ یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی نے روس کے خلاف جنگی کوششوں کو برقرار رکھنے میں مدد کے لیے لڑاکا طیارے طلب کیے ہیں۔ بائیڈن نے مسلسل کہا ہے کہ طیارے نہیں مل سکتے، حالانکہ انہوں نے دوسرے شعبوں میں مدد کی پیشکش کی ہے۔ پچھلے ہفتے، بائیڈن نے اعلان کیا کہ وہ یوکرین کو 31 ایم ون ابرامز ٹینک بھیجیں گے، اس کے باوجود اعلیٰ امریکی حکام نے کہا کہ بھاری قیمت والی گاڑیاں ملک کی فوج کے لیے موزوں نہیں ہیں۔ وائٹ ہاؤس کے ساؤتھ لان میں بات کرتے ہوئے، بائیڈن نے یہ بھی کہا کہ انہیں یقین نہیں ہے کہ آیا وہ اگلے ماہ یوکرین میں جنگ کے آغاز کے ایک سال مکمل ہونے پر یورپ کا دورہ کریں گے۔ ایک علیحدہ سوال کے جواب میں، بائیڈن نے کہا کہ وہ پولینڈ کا دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، لیکن اس بات کا یقین نہیں کہ کب۔ اس سے قبل، بائیڈن نے یوکرین کو 2.5 بلین امریکی ڈالر کا دفاعی پیکج دیا تھا، کیونکہ یوکرین روس کے ساتھ جاری تنازع میں ایک نئے مرحلے کی تیاری کر رہا ہے۔

علم کلام کا انحطاط، فلسفہ اور باطنیت کا فروغ اور ایک نئے متکلم کی ضرورت

از: مفکر اسلام مولانا ابوالحسن علی میاں ندوی رحمہ اللہ

انتخاب وتلخیص: مفتی احمد عبیداللہ یاسر قاسمی، خادم تدریس ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد

علم کلام کا انحراف و انحطاط: اس وقت اگر چہ اشعری مکتب خیال کے علماء تمام عالم اسلام، نظام تعلیم اور مذہبی زندگی پر حاوی ہو گئے تھے، لیکن خود ان کے کلام اور ان کے اقتدار کو اندر سے گھن لگ گیا تھا، امام ابوالحسن اشعری کی طاقتور شخصیت وعقلیت اور مجتہدانہ دماغ نے معتزلہ کے سحر کو باطل کر دیا تھا۔ اور سنت وشریعت کا اقتدار از سرِ نو قائم کر دیا تھا، اس میں ان کے اصول وقواعد کو تنہا دخل نہ تھا، ان کی بلند ذہنی صلاحیتوں اور علمی ملکۂ استدلال واجتہاد کو بھی دخل تھا۔ یہ وقار ایسی ہی طاقت ور شخصیتوں اور اجتہادی قابلیتوں سے قائم رہ سکتا تھا لیکن ان کے پیرو رفتہ رفتہ لکیر کے فقیر بن گئے اور علم کلام میں بھی بجائے تجدید واجتہاد کے نقل در نقل کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ جن لوگوں نے زمانہ کہ تبدیلی کا احساس کیا، اور جدّت سے کام لیا، انہوں نے فلسفہ کی اصطلاحات اور فلسفیانہ طرزِ استدلال کو علم کلام میں داخل کرلیا۔ جو نہ قرآن مجید کے طریق استدلال کی طرح فطری، عام فہم اور دلکش تھا، نہ ان کے دعاوی کے ثبوت کے لئے قطعی دلائل فراہم کرتا تھا۔ اس میں خود قیل وقال کی بڑی گنجائش تھی اور ہر وقت اس کا خطرہ تھا کہ اس کے مقدمات کو کمزور اور مشکوک ثابت کر دیا جائے (۱)۔ اس طرح نہ انہوں نے اہل سنت اور مسلکِ سلف کی صحیح نمایندگی کی، نہ خالص فلسفہ کے حلقوں میں احترام وعظمت حاصل کی۔

فلسفہ کا رواج: دوسری طرف مامون کی قدردانی اور دلچسپی اور مترجمین کی محنت اور توجہ سے سریانی، یونانی اور فارسی سے یونانی فلسفہ کی بکثرت کتابیں خصوصاً ارسطو کی تصنیفات عربی میں منتقل ہوگئی تھیں، اور وہ تیز طبیعت اور خام عقلیت مسلمانوں پر بڑا اثر ڈال رہی تھیں، اس ذخیرہ میں کچھ تو منطق، طبیعیات، عنصریات ریاضیات کی کتابیں اور علوم تھے، جن کے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہ تھا، اور کچھ الٰہیات اور مابعد الطبیعیات کے مباحث اور دفتر تھے، الٰہیات کا یہ ذخیرہ درحقیقت یونانیوں کا علم الاصنام (دیومالا) تھا، جس کو انھوں نے بڑی چالاکی سے فلسفیانہ زبان اور علمی اصطلاحات میں منتقل کر دیا تھا، یہ مفروضات اور تخیلات کا ایک طلسم تھا، جس کا نہ کوئی ثبوت تھا نہ کسی عالَم میں ان کا وجود، اس میں کہیں عقول وافلاک کا شجرہ نسب ہے کہیں ان فرضی اور خیالی چیزوں کے افعال کا زائچہ کھینچا گیا ہے، ایک ایسی امت کے لئے جس کو اللہ تعالیٰ نے نبوت کی دولت سے سرفراز فرمایا تھا، اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اپنی ذات وصفات کے صحیح معرفت اور نوعِ انسان اور کائنات کی ابتداء وانتہا اور آغاز وانجام کا یقینی علم بخشا تھا، اس یونانی افسانہ اور طلسم ہوشربا، کی طرف التفات کرنے اور اس کی تفصیلات وجزئیات پر وقت ضائع کرنے کی مطلق ضرورت نہ تھی، مگر جو لوگ یونانیوں کے منطق وطبیعیات سے مرعوب تھے، انھوں نے الٰہیات کے اس دفتر پارینہ کو بھی صحیفہ آسمانی کی طرح قبول کرلیا، اور اس کو اس طرح ہاتھوں ہاتھ لیا کہ گویا ان کے پاس پیغمبر اور آسمانی کتاب کے ذریعہ کوئی علم نہیں پہنچا تھا، اور وہ جاہل قوموں کی طرح الٰہیات و دینیات میں بھی اسی طرح بے بضاعت اور تہی دامن تھے، جیسے ریاضیات وطبیعیات میں

فلسلفہ یونان کے عرب ناقل وشارح: دوسرہ طرف فلسفۂ یونان کو یعقوب کندی (م ۲۵۸ھ) ابو النصر فارابی (م ۳۳۹ھ) اور شیخ بو علی ابن سینا (م ۴۲۸ھ) کے سے پرجوش وکیل حاصل ہوئے کہ خود یونان میں بھی ان کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ انہوں نے ارسطو کو عصمت وتقدیس اور علم وحکمت کے ایسے مقام پر پہنچا دیا جو یونانی الٰہیات میں شاید مبدء اول (واجب الوجود) کو بھی حاصل نہیں، یہ بھی ایک بدقسمتی تھی کہ مسلمانوں کے حصہ میں یونان کے علمی ذخیرہ میں سے زیادہ تر ارسطو کی تصنیفات وافکار آئے جو پیغمبروں کی تعلیمات، اور دین کی روح ومزاج سے زیادہ اختلاف اور کم از کم مناسبت رکھتے ہیں، پھر دوسری بدقسمتی یہ تھی کہ فلاسفۂ عرب میں سے کوئی بھی ان کے اصل ماخذوں اور ان کی اصل زبانوں سے واقف نہیں تھا۔ ان کا تمام انحصار تراجم پر تھا۔ اور ان سے خود ان فلاسفہ کا منشاء سمجھنے میں غلطیاں ہوئیں، پھر ان پر ارسطو کا ایسا علمی رعب اور اس کی شخصیت کا ایسا سحر غالب تھا کہ انہوں نے اس کے افکار وآراء پر نقد وجرح کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی اور معقولات کو بھی منقولات بنا دیا۔

جماعتِ "اخوان الصّفا" اور اس کے رسائل: چوتھی صدی کے آخر میں تمام عالم اسلام پر فلسفہ یونان کا اثر پڑ رہا تھا، ہر ذہین ومتجسس نوجوان اس کو شوق وعظمت کی نگاہ سے دیکھتا تھا، چوتھی صدی کے وسط ہی میں اخوان الصفا کے نام سے فری میسن کے طرز کی ایک خفیہ انجمن بغداد میں قائم ہوئی، جس میں فلسفہ یونان کو معیار قرار دے کر دینی مباحث اور عقائد پر گفتگو ہوتی تھی اور مسائل کو طے کیا جاتا تھا۔ اس انجمن کا منشور ان کے الفاظ میں یہ تھا: انَّ الشَّریعة الاسلامیة قد تنجست بالجهالات و اختلطت بالضلالات ولا سبیل الی غسلها و تطهیرها الا بالفلسفة لانها حاویة للحكمة الاعتقادیة والمصلحة الاجتهادیة وانه متی انتظمت الفلسفة الیونانیة والشریعة المحمدیة فقد حصل الكمال۔

اسلامی شریعت جہالتوں اور گمراہیوں کی آمیزش سے گندی ہوگئی ہے۔ اس کو صرف فلسفہ کے ذریعہ دھویا اور پاک کیا جاسکتا ہے اس لئے کہ فلسفہ اعتقادی علوم وحکمت اور اجتہادی مصلحتوں پر حاوی ہے۔ اب صرف فلسفۂ یونان اور شریعت محمدی کے امتزاج سے کمال مطلوب حاصل ہوسکتا ہے۔

ان کی اپنے رفقاء کو خاص ہدایت تھی کہ وہ پختہ کار اور سن رسیدہ لوگوں پر وقت ضائع کرنے کے بجائے نوجوانوں اور کم عمروں کی طرف توجہ کریں، اور ان کو اپنے خیالات سے متاثر کرنے کی کوشش کریں، اس لئے کہ عمر رسیدہ لوگوں میں پختگی اور جمود ہوتا ہے، جو نئی چیز کو قبول کرنے سے مانع ہوتا ہے، نوجوان نئی چیز کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے اس بحث ونظر کے نتیجہ میں ۵۲ رسالے مرتب کئے، جو ان کے فلسفہ کی نمائندگی کرتے ہیں، اور رسائل اخوان الصّفا کے نام سے تاریخ وادب میں مشہور ہیں اور طبیعیات، ریاضیات، عقلیات کے مباحث پر مشتمل ہیں، معتزلہ اور ان کے ہم مذاق لوگوں نے ان رسائل کو ہاتھوں ہاتھ لیا۔ وہ اپنی مجلسوں میں ان کو پڑھتے تھے اور جہاں جاتے تھے اپنے ساتھ لے جاتے تھے، یہاں تک کہ ایک صدی کے اندر وہ اندلس پہنچ گئے۔

معتزلہ وفلاسفہ کا فرق: معتزلہ سے اگرچہ دانستہ یا نادانستہ شریعت کو نقصان پہنچا تھا، اور انہوں نے عقل کی طاقت کو غیر محدود سمجھ کر ذات وصفات کے نازک وماوراء (نہ کہ مخالف عقل) مسائل کو بازیچۂ اطفال بنا دیا تھا، لیکن وہ اصلاً مذہبی ذہن کے لوگ تھے، وحی نبوت پر ایمان رکھتے تھے اور عموماً تقشف معاصی سے مجتنب ومحتاط تھے، عبادات اور دینی دعوت کا ذوق رکھتے تھے اور امر بالمعرف ونہی عن المنکر کے سختی کے ساتھ پابند تھے۔ اور یہ سب ان کے اصول وعقائد کا اقتضا تھا۔ اس لئے اعتزال کے فروغ اور معتزلہ کے اقتدار سے عالم اسلام میں کفر والحاد وانکار نبوت، انکار معاد اور بے عملی اور تعطل کا رجحان پیدا نہیں ہوسکا اور مسلمانوں کا مذہبی شعور مجروح یا کمزور نہیں ہونے پایا لیکن فلاسفہ کا معاملہ اس سے بالکل مختلف تھا، فلسفہ نبوت کے بالکل متوازی چلتا ہے اور کہیں جا کر نہیں ملتا، وہ دین کے اصول وکلیات اور اس کے بنیادی عقائد ومسائل سے متصادم ہے اس لئے جس قدر فلسفہ کی مقبولیت اور عظمت بڑھتی گئی، قدرتی طور پر دین کی وقعت اور انبیاء علیہم السلام کی عظمت کم ہوتی گئی اور عقائد سے لے کر اخلاق واعمال تک اس ذہنی تبدیلی سے متاثر ہوئے، مسلمانوں میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوگیا جو دین کی علانیہ تحقیر کرتا اور اسلام سے فخریہ اپنی بے تعلقی کا اظہار کرتا، جو لوگ اتنی اخلاقی جرأت نہیں رکھتے تھے، وہ ظاہری طور پر رسم ورواج کے پابند تھے لیکن اندر سے وہ کسی معنی میں مسلمان نہیں تھے۔

باطنیت کا فتنہ: فلسفہ کے ساتھ ساتھ اور اس کے اثر سے ایک نیا فتنہ پیدا ہوا، جو اسلام کے حق میں نبوت کی تعلیمات کے لئے فلسفہ سے بھی زیادہ خطرناک تھا، یہ باطنیت کا فتنہ ہے، اس کے بانی اور داعی اکثر ان قوموں کے افراد تھے جو اسلام کے مقابلہ میں اپنی سلطنتیں اور اقتدار کھو چکے تھے اور ظاہری مقابلہ اور جنگ سے ان کی بازیافت کی کوئی امید نہ تھی، یا شہوت پرست اور لذت پرست لوگ تھے اور اسلام ان کی زندگی پر حدود وقیود عائد کرتا تھا، یا شخصی اقتدار اور سرداری کے حریص تھے۔ ان تمام مختلف مقاصد کے لوگ باطنیت کے نشان کے نیچے جمع ہو گئے، انہوں نے محسوس کیا کہ وہ اسلام کو جنگی طاقت سے شکست نہیں دے سکتے، نہ مسلمانوں کو کفر والحاد کی کھلی ہوئی دعوت دے سکتے ہیں، اس لئے کہ اس سے ان کے مذہبی احساسات بیدار ہو جائیں گے، اور مقابلہ کی قوت ابھر آئے گی، انہوں نے اس کے لئے ایک نیا راستہ اختیار کیا۔

ظاہر وباطن کا مغالطہ: انہوں نے دیکھا کہ شریعت کے اصول وعقائد اور احکام ومسائل کو الفاظ میں بیان کیا گیا ہے، اور انسانوں کے سمجھنے اور عمل کرنے کے لئے ایسا ضروری تھا۔ وَمَا أَرْسَلْنَا مِن رَّسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ ﴿ابراهیم: ۴﴾ اور ہم نے کوئی پیغمبر دنیا میں نہیں بھیجا مگر اپنی قوم ہی کی زبان میں تاکہ لوگوں پر مطلب واضح کر دے۔ ان الفاظ کے معنی ومفہوم متعین ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان سے ان کی تشریح اور اپنے عمل سے ان کی تعیین کر دی ہے۔ یہ معنی ومفہوم امت میں عملی ولفظی طور پر تواتر وتسلسل چلے آرہے ہیں، اور ساری امت ان کو جانتی اور مانتی ہے۔ نبوت ورسالت، ملائکہ، معاد، جنت، دوزخ، شریعت، فرض وواجب، حلال وحرام، صلاۃ، زکوٰۃ، روزہ، حج، یہ سب وہ الفاظ ہیں جو خاص دینی حقائق کو بیان کرتے ہیں اور جس طرح یہ دینی حقائق محفوظ چلے آرہے ہیں، اسی طرح ان دینی حقائق کو ادا کرنے والے یہ الفاظ بھی محفوظ چلے آرہے ہیں اور اب دونوں لازم وملزوم بن گئے ہیں۔ جب نبوت ورسالت، یا نبی یا صلوٰۃ یا زکوٰۃ کا لفظ بولا جائے گا تو اس سے اس کی وہی حقیقت سمجھ میں آئے گی اور وہی عملی شکل سامنے آئے گی، جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہ نے اس کو سمجھا اور اس پر عمل کیا اور اس کو دوسروں تک پہنچایا، اور اسی طرح نسلاً بعد نسل وہ چیز امت تک منتقل ہوتی رہی، انہوں نے اپنی ذہانت سے اس نکتہ کو سمجھا کہ الفاظ ومعانی کا یہ رشتہ اُمت کی پوری زندگی اور اسلام کے فکری وعملی نظام کی بنیاد ہے اور اسی سے اس کی وحدت اور اپنے سرچشمہ اور اپنے ماضی سے اس کا ربط قائم ہے۔ اگر یہ رشتہ ٹوٹ جائے اور دینی الفاظ واصطلاحات کے مفہوم ومعانی متعین نہ رہیں، یا مشکوک ہو جائیں تو یہ امت ہر دعوت اور ہر فلسفہ کا شکار ہوسکتی ہے، اور اس کے سنگین قلعہ میں سینکڑوں چور دروازے اور اس کی مضبوط دیواروں میں ہزاروں شگاف پیدا ہو سکتے ہیں۔

اس نکتہ کو پا جانے کے بعد انہوں نے اپنا سارا زور اس تبلیغ پر صرف کیا کہ ہر لفظ کے ایک ظاہری معنی ہوتے ہیں، اور ایک حقیقی اور باطنی، اسی طرح قرآن وحدیث کے کچھ ظاہر ہیں اور کچھ حقائق، ان حقائق سے ان ظواہر کو وہی نسبت ہے جو گودے اور مغز سے چھلکے اور پوست کو ہے۔ جہلاء صرف ان ظواہر کو جانتے ہیں، اور ان کے ہاتھ میں پوست ہی پوست ہے۔ عقلاء حقائق کے عالم ہیں اور ان کے حصہ میں مغز آیا ہے، وہ جانتے ہیں کہ یہ الفاظ دراصل حقائق کے رموز واشارات ہیں، ان سے وہ مراد نہیں جو عوام سمجھتے اور عمل کرتے ہیں، ان سے مراد کچھ اور چیزیں ہیں، جن کا علم صرف اہل اسرار کو ہے، اور انہیں سے دوسروں کو حاصل ہوسکتا ہے جو ان حقائق تک نہیں پہنچا اور ظواہر میں گرفتار ہے۔ وہ ظاہری بیڑیوں اور شریعت کی پابندیوں میں جکڑا ہوا ہے اور نہایت نیچی سطح پر ہے جو حقائق ورموز کی بلند سطح تک پہنچ جاتا ہے۔ اس کی گردن سے یہ طوق وسلاسل اتر جاتے ہیں، اور وہ شریعت کی پابندیوں سے آزاد ہو جاتا ہے (۱)۔ یہی اس آیت کا مفہوم ہے۔ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ﴿الاعراف: ۱۵۷﴾ (پیغمبر) اس بوجھ سے نجات دلائے گا جس کے تلے دبے ہوئے ہیں، ان پھندوں سے نکالے گا جن میں گرفتار تھے۔

جب یہ اصول تسلیم کرلیا گیا، اور حقائق وظواہر کے اس فلسفہ کو قبول کرلیا گیا تو انھوں نے نبی، وحی ونبوت، ملائکہ، آخرت اور اصطلاحاتِ شرعیہ کی مَن مانی تشریح کرنی شروع کر دی، جس کے بعض نادر نمونے یہ ہیں: نبی اس ذات کا نام ہے جس پر قوت قدسیہ صافیہ کا فیضان ہو، جبریل کسی ہستی کا نام نہیں، صرف فیضان کا نام ہے، معاد سے مراد ہر چیز کا اپنی حقیقت کی طرف واپس آجانا ہے، جنابت سے مراد افشائے راز ہے، غسل سے مراد تجدید عہد، زنا سے مراد علم باطن کے نطفہ کو کسی ایسی ہستی کی طرف منتقل کرنا جو عہد میں شریک نہ ہو، طہارت سے مراد مذہب باطنیہ کے علاوہ ہر مذہب سے برأت، تیمم سے مراد ماذون (اجازت یافتہ) سے علم کا حصول، صلوٰۃ سے مراد امام وقت کی طرف دعوت، زکوۃ سے مراد اہل استعداد وصفا میں اشاعتِ علم، صیام (روزہ) سے مراد افشائے راز سے پرہیز واحتیاط، حج سے مراد اس علم کی طلب جو عقل کا قبلہ اور منزل مقصود ہے، جنت، علم باطن، جہنم علم ظاہر، کعبہ خود نبی کی ذات ہے، بابِ کعبہ سے مراد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات، قرآن مجید میں طوفانِ نوح سے مراد علم کا طوفان ہے، جس میں اہلِ شہادت غرق کر دیئے گئے، آتش نمرود سے مراد نمرود کا غصّہ ہے نہ کہ حقیقی آگ، ذبح سے مراد جس کا ابراہیم کو حکم دیا گیا تھا، بیٹے سے عہد لینا، یاجوج ماجوج سے مراد اہلِ ظاہر ہیں، عصائے موسیٰ سے مراد ان کی دلیل اور حجّت ہے، وغیرہ وغیرہ۔

نبوتِ محمدیؐ کے خلاف بغاوت: الفاظِ شرعی کے متواتر ومتوارث معنیٰ ومفہوم کا انکار اور قرآن وحدیث کے ظاہر وباطن اور مغز وپوست کی تقسیم، ایسا کامیاب حربہ تھا، جس سے اسلام کے نظامِ اعتقاد ونظامِ فکر کے خلاف سازش کرنے والوں نے ہر زمانہ میں کام لیا۔ اسلام کی پوری عمارت کو اس طرح آسانی سے ڈائنامیٹ کیا جاسکتا تھا اور اسلام کے ظاہری خول کے اندر ریاست اندرونِ ریاست قائم کی جاسکتی تھی، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ بعد کی صدیوں میں جن فرقوں نے اور منافقین کی جس جماعت نے نبوتِ محمدی کے خلاف بغاوت کرنی چاہی، اس نے باطنیت کے اسی حربہ سے کام لیا اور اس معنوی تواتر وتوارث کا انکار کر کے پورے نظامِ اسلامی کو مشکوک ومجروح بنا دیا۔ اور اپنے لئے دینی سیادت بلکہ نئی نبوت کا دروازہ کھول لیا۔ ایران کی بہائیت اور ہندوستان کی قادیانیت اس کی بہترین مثالیں ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان "نکتہ آفرینیوں" کو (جن کی چند مثالیں اوپر پیش کی گئی ہیں) کوئی سلیم الطبع آدمی قبول نہیں کرسکتا تھا لیکن علم کلام کی معرکہ آرائیوں نے عالم اسلام میں ایسا ذہنی انتشار پیدا کر دیا تھا اور فلسفہ کے اثر سے لوگوں میں پیچیدہ اور غامض مضامین کا (خواہ اس کے اندر کوئی مغز نہ ہو) ایسا مذاق پیدا ہوگیا تھا کہ ایک طبقہ پر باطنیوں کا جادو چل گیا، جنہوں نے قدیم علم ہیئت علم طبیعات اور یونانی الٰہیات کے مسائل اور یونانی اصطلاحات عقل اول وغیرہ کو آزادی سے استعمال کیا تھا۔ اور مختلف اثرات اور مختلف اغراض سے لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے۔ کچھ جذبۂ انتقام میں کچھ اسرار ورموز کے شوق میں کچھ غلط قسم کی ظاہریت اور تقشف کے ردعمل میں کچھ بوالہوسی اور نفس پرستی کی آزادی کے لالچ میں کچھ اہلِ بیت کے نام سے اس طرح باطنیوں نے ایسی خفیہ تنظیم قائم کرلی جس سے طاقتور اسلامی حکومتیں عرصہ تک پریشان رہیں۔ عالم اسلام کی بعض لائق ترین اور مفید ترین ہستیاں (نظام الملک طوسی وفخر الملک وغیرہ) ان کا شکار ہوئیں (۱)۔ عرصہ تک کسی بڑے عالم اور مسلمان بادشاہ یا وزیر کو اس کا اطمینان نہیں تھا کہ صبح وہ صحیح سلامت اٹھے گا۔ ابن جوزی نے لکھا ہے کہ اصفہان میں اگر کوئی شخص عصر تک اپنے گھر واپس نہ جاتا تو سمجھ لیا جاتا کہ وہ کسی باطنی کا شکار ہوگیا، اس بدامنی کے علاوہ انہوں نے ذہن وادب اور علم کو بھی متاثر کرنا شروع کیا، اور دین کے اصول ونصوص اور قطعیات کی تاویل وتحریف اور عام الحاد کا دروازہ کھل گیا۔

ایک نئی شخصیت کی ضرورت: فلسفہ اور باطنیت کے ان اسلام کش اثرات کے لئے ایک ایسی شخصیت کی ضرورت تھی، جس کو علومِ عقلیہ ونقلیہ دونوں میں پوری بصیرت اور دستگاہ حاصل ہو اور وہ تمام علوم میں مجتہدانہ نظر اور اپنا خود مقام رکھتا ہو جو اپنے ذہن خداداد جودت طبع اور دقتِ نظر میں فلاسفۂ یونان اور بہت سے قدیم ائمہ فکر سے کم نہ ہو، جو بہت سے علوم کو نئے طریقہ سے مدوّن کرنے کی قابلیت رکھتا ہو، جو وفورِ علم اور وسعت نِظر کے ساتھ دولتِ یقین سے بھی مالا مال ہو، اور اس نے اپنے ذاتی تفکر، تلاش وتحقیق، اور ریاضت وعبادت سے دین کے ان ابدی حقائق پر نیا ایمان حاصل کیا ہو، اور وہ نئے اعتماد، تازہ یقین کے ساتھ علی وجہ البصیرۃ دین کی پیروی اور رسول ﷺ کے اقتداء کی طرف دعوت دیتا ہو، نیز عالم اسلامی اور علمی دنیا میں اپنے علم ویقین اور فکر ونظر سے ایک نئی روح اور زندگی کی ایک نئی لہر پیدا کر دے، پانچویں صدی کے عین وسط میں اسلام کو ایسی شخصیت عطا ہوئی جس کی عالم اسلام کو سخت ضرورت تھی، یہ شخصیت امام غزالیؒ کی تھی۔

(ماخوذ از تاریخ دعوت وعزیمت)

اسلامی تہذیب - حقائق اور خصوصیات

از: نایاب حسن

انسان کی مدنی زندگی اور اجتماعی زندگی کے لیے، تہذیب ایک فطری اور لابدی چیز ہے، دو آدمیوں کے باہمی ملاپ سے جو بچہ عالم وجود میں آتا ہے، اس کے پروان چڑھنے کے لیے ماں کی گود ضروری ہے، نیز اس کی نشونما کے لیے خاندان، معاشرہ اور تعلیم گاہ بھی ضروری ہے، مدنیت انسان کی فطرت ہے اور تہذیب اس کی اساس ہے، سویلائزیشن (تہذیب) کو آپ خواہ لفظی اعتبار سے دیکھیں خواہ تاریخی اعتبار سے اس کا مطالعہ کریں، ہر دو اعتبار سے اس کا تعلق سماجی اور اجتماعی زندگی سے جڑا ہوا نظر آئے گا، عربی زبان میں اس کے لیے مدنیت، حضارت اور ثقافت جیسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں اور انگریزی میں بھی Civilization یہ سب Civil, City, Civic کے مصدر کے طور پر مستعمل ہیں۔

تہذیب کیا ہے؟: یہ ایک ایسا گھوارہ ہے، جس میں انسانیت پروان چڑھتی ہے، انسان کا تشخص قائم ہوتا ہے، اس کے لیے ترقی کی راہیں وا ہوتی ہیں اور اس کو اپنا کر زندگی کے ہر موڑ پر انسان کامیاب و کامران ہوتا ہے۔ انسانوں کے درمیان خیالات، اقدار، ادارے، تعلقات اور نظام ہائے زندگی یہ سب اس کا نتیجہ ہیں۔

ثقافت اور تہذیب

ثقافت (کلچر) اور تہذیب (سویلائزیشن) کی اصطلاحیں عمرانیات (سوشیالوجی)، تاریخ اور فلسفے کے مباحث میں استعمال ہوتی ہیں؛ البتہ ان کی تکنیکی تعریف میں شدید اختلاف پایا جاتا ہے، نیز بعض دفعہ ان دونوں کو مترادف بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

عقیدے، اقدار اور اصولِ حیات کی بنیادی قدریں، جو کسی انسانی گروہ کی مشترک اساس ہوں اور جن کی بنیاد پر کسی قوم یا جماعت کو معاشرے میں ایک متمیز تشخص اور شناخت حاصل ہو، وہ کلچر کہلاتا ہے؛ لیکن واضح رہے کہ کلچر عقیدہ، فکر، عادات اور اخلاق واطوار کے ساتھ ساتھ سیاسی، اجتماعی اور معاشرتی اداروں؛ حتیٰ کہ بین الاقوامی میدانوں میں بھی اپنے آثار چھوڑتا ہے، جس کے نتیجے کے طور پر مختلف علوم وفنون وجود پذیر ہوتے ہیں، آرٹ کی متنوع شکلیں معرضِ ظہور میں آتی ہیں، فن تعمیر کے گوناگوں شاہ کار انسانی نگاہوں کو خیرہ کیے دیتے ہیں، معاشی ادارے تشکیل پاتے اور سیاسی نظام بنتے ہیں؛ اسی مجموعی تشخص کو تہذیب، حضارت اور سویلائزیشن کا نام دیا جاتا ہے اور علوم عُمرانی کی اصطلاح میں ایک کو Mentafacts (ذہنی تشکیل) کہا جاتا ہے اور دوسرے کو Artefacts (سماجی مظاہر) لیکن یہ دونوں باہم مربوط ہوتے ہیں اور ایک کا تصور دوسرے کے بدون غیر ممکن ہے۔

تہذیب کے عناصرِ ترکیبی: کسی بھی تہذیب کے بنیادی طور پر چار عناصر ہوتے ہیں: (۱) اقتصادی ذرائع (۲) سیاسی نظام (۳) اخلاقی اقدار وروایات (۴) مختلف علوم وفنون پر گہری نظر، نیز جس طرح کسی بھی تہذیب کے آگے بڑھنے اور ترقی کے منازل طے کرنے کے متعدد عوامل ہوتے ہیں: کچھ جغرافیائی، کچھ اقتصادی اور کچھ نفسیاتی جیسے: مذہب، زبان اور اصول تعلیم وتربیت، بالکل اسی طرح کسی بھی تہذیب کے نیرِ اقبال کے گہنانے کے بھی چند ایک اسباب ہوتے ہیں، جو اس کی بقا اور ترقی کی راہوں میں گامزن کرنے کے ذرائع سے معارض ہوتے ہیں مثلا: اخلاقی وفکری زبوں حالی، بدنظمی، ظلم وجور اور فقر وتنگدستی کا شیوع، مستقبل کے تئیں لاپروائی اور باصلاحیت راہ نما اور مخلص قائدین کی نایابی۔

تہذیبِ انسانی کی تاریخ: انسانی تہذیب کی تاریخ اتنی ہی قدیم ہے، جتنا قدیم اس خاک دان ارضی میں خود انسان کا وجود ہے، دراصل یہ سلسلہ ایسا ہے جو اوّل دن سے تا امروز دراز ہے۔

تہذیبِ انسانی کا حیطۂ عمل: کسی بھی تہذیب کا تعلق کسی خاص خطۂ ارضی یا کسی خاص نسل انسانی سے نہیں ہوتا؛ بل کہ وہ تمام دنیا اور دنیا کی تمام نسلوں کو محیط ہوتی ہے؛ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں ظہور پزیر ہونے والی ہر قوم تہذیب وتمدن کے باب میں کچھ نہ کچھ صفحات رقم کرتی ہے، گو بعض تہذیبیں اپنی ٹھوس بنیادیں، زبردست اثر انگیزی اور افادۂ عام کی بنا پر دیگر تہذیبوں سے ممتاز ہو جاتی ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ ہر وہ تہذیب جس کا پیغام عالم گیر ہو، جس کا خمیر انسانیت نوازی پر اٹھا ہو، جس کی ہدایات وتوجیہات اخلاقی قدروں کے پاسدار ہوں اور جس کے اصول وضوابط حقیقت پسندی پر مبنی ہوں؛ تاریخ میں ایسی تہذیب کو بقائے دوام حاصل ہوتی ہے، مرورِ ایام کے باوصف انسانی زبانیں اس کے ذکر میں سرگرم رہتی ہیں اور ہر زمانے میں اسے قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔

اسلامی تہذیب: اسلامی تہذیب بھی، انسانی تہذیبوں کے دراز سلسلہ کی ایک کڑی ہے، اس سے قبل بھی بہت سی تہذیبیں رونما ہوئیں اور اس کے بعد بھی تاقیامت ابھرتی رہیں گی۔

ہماری تہذیب کے ابھرنے، چمکنے اور عالم پر چھا جانے کے متعدد محرکات تھے اور اس کے گمنام وبے نشان ہونے کے بھی مختلف اسباب ہیں، جن کی تفصیل میں جانا ہمارے موضوع سے خارج ہے، ہمارا مقصد تو صرف انسانی ارتقاء کی تاریخ میں اسلامی تہذیب کے عظیم الشان کردار اور دنیا کے مختلف اقوام پر علوم وفنون، عقائد، اخلاقیات، فلسفہ وحکمت اور ادب کے باب میں اس کے ناقابل فراموش احسانات کو ذکر کرنا ہے۔

اسلامی تہذیب کی خصوصیات: یوں تو اسلامی تہذیب اپنے جلو میں ہزار ہا خوبیوں اور خصوصیات کو سموئے ہوئے ہے؛ مگر ہم صرف اس کی اہم، مرکزی اور بنیادی خصوصیات کو سپردِ قرطاس کریں گے اور ان شاء اللہ اسی سے تہذیبِ اسلامی کی تمام اگلی وپچھلی تہذیبوں پر برتری وبہتری عالم آشکارا ہو جائے گی۔

پہلی خصوصیت: اسلامی تہذیب کی پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی اساس کامل وحدانیت پر ہے، یہی ایک ایسی تہذیب ہے، جو یہ تصور پیش کرتی ہے کہ کائنات کی ایک ایک شئی صرف اور صرف ایک ذات کی خلق کردہ ہے، اسی کے لیے عبادت اور پرستش ہے اور اسی سے اپنی حاجات وضروریات بیان کرنا چاہیے (ایاک نعبد وایاک نستعین) وہی عزت عطا کرتا ہے اور اسی کے ہاتھ میں کسی کو بھی ذلیل وخوار کر دینا ہے، وہی دیتا ہے اور وہی محروم بھی رکھتا ہے اور زمین کی بے کراں وسعتوں اور آسمان کی بے پایاں بلندیوں پر جو کچھ ہے سب اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ (وھو علی کل شي ءقدیر)

عقیدے کے حوالے سے فکر کی اس بلند آہنگی کا طبقۂ انسانیت کو اونچا اٹھانے، عوام کو بادشاہوں، سربراہانِ مملکت، شہ زوروں اور مذہب کے اجارہ داروں کے جور وقہر سے نجات دلوانے، حاکم ومحکوم کے درمیان صدیوں سے پائی جانے والی خلا کو پاٹنے اور انسانی ذہنوں کو ایک مالک حقیقی، کائنات کے خالق اور عالمین کے حقیقی رب کی طرف پھیرنے میں زبردست اثر رہا، نیز اسی عقیدے کی وجہ سے اسلامی تہذیب گزشتہ تمام تہذیبوں میں نمایاں رہی اور آئندہ بھی اس کی انفرادیت باقی رہے گی (ان شاء اللہ)؛ کیوں کہ اس کے عقیدے میں، طریقۂ جہاں بانی میں، علوم وفنون اور شعر وادب میں غرضیکہ معاشرتِ انسانی کے ہر شعبے میں بت پرستی، اس کے آداب اور اس کی پیچیدہ روایات کی ادنیٰ جھلک بھی نہیں پائی جاتی۔

اسلامی تہذیب میں رومن لٹریچر کے ترجمے سے اعراض اور بت پرست یونان کے ادبی شہ پاروں سے پہلو تہی کا راز یہی ہے اور اسی وجہ سے ہماری تہذیب فن سنگ تراشی اور صورت گری میں دیگر تہذیبوں سے علیحدہ رہی؛ جب کہ نقش ونگاری اور تعمیری مہارت میں اس کی نمائندگی قابل لحاظ ہے۔

اسلام ہی یکہ وتنہا ایسا مذہب ہے جس نے بت پرستی اور اس کے تمام تر مظاہر کے خلاف کھلے بندوں جنگ چھیڑی اور بت پرستی کی ہر جھلک اور اس کے باقیات پر خط نسخ پھیر ڈالا، مثلاً: انبیاء، اولیاء، اصحابِ علم وفضل اور فاتحین کی تصویریں بہ طور یادگار رکھنے کو منع کیا، واضح رہے کہ یہ رسم قدیم وجدید ہر دو تہذیب میں رواجِ عام رکھتا ہے؛ اس لیے کہ ان تہذیبوں میں خدائے واحد کے حوالے سے وہ تصور مفقود ہے جو اسلامی تہذیب نے پیش کیا ہے۔

پھر اسی عقیدۂ وحدانیت کے زیر اثر وہ تمام قواعد وضوابطِ حیات وجود پزیر ہوئے جن پر اسلامی تہذیب مشتمل ہے؛ چناں چہ اس کے پیغام اس کے قوانین تشریعی، اس کے مقاصد واہداف، اس کے ذرائعِ معیشت اور طرز ہائے فکر، ہر ایک میں وحدت کا رنگ غالب ہے۔

دوسری خصوصیت: اسلامی تہذیب کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس کے اہداف اور پیغامات تمام کے تمام آفاقی ہیں، ارشاد ربانی ہے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ (حجرات: ۱۳) قرآن کریم نے تمام عالم کے انسانوں کو حق، بھلائی اور خلقی شرافت وکرامت کی بنیاد پر ایک کنبہ قرار دیا، پھر اس نے اپنی لائی ہوئی تہذیب کو ایک قلادے کے درجہ میں رکھا، جس میں ان تمام قبائل واقوام کے عمدہ گراں مایہ جواہر کو پرو دیا جنھوں نے مذہب اسلام قبول کیا، پھر اس کی اشاعت وترویج میں کوشاں رہے، یہی وجہ ہے کہ دیگر تمام تہذیبیں کسی ایک نسل اور قوم کے مردانِ کار پر ناز کرتی ہیں، مگر تہذیبِ اسلامی میں وہ تمام افراد مایہ افتخار ہیں، جنھوں نے اس کے قصر عظمت کو بلند کیا؛ چنانچہ ابوحنیفہؒ، شافعیؒ، واحمدؒ، خلیلؒ وسیبویہؒ، کندیؒ وغزالیؒ اور فارابیؒ وابن رشدؒ (جن کی نسلیں بھی مختلف تھیں اور جائے سکونت بھی الگ) کے ذریعہ اسلامی تہذیب نے پورے عالم کو انسانی فکرِ سلیم کے عمدہ نتائج سے ہم کنار کیا۔

تیسری خصوصیت: اسلامی تہذیب کی تیسری اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس نے اعلیٰ اخلاقی قدروں کو اپنے تمام ضابطہ ہائے حیات اور زندگی کی سرگرمیوں میں اولیت کا مقام عطا کیا اور ان قدروں سے کبھی بھی خالی نہ رہی؛ چناں چہ علم وحکمت، قوانین شرعیہ، جنگ، مصالحت، اقتصادیات اور خاندانی نظام، ہر ایک میں ان کی قانوناً بھی رعایت کی گئی اور عملاً بھی اور اس معاملے میں بھی اسلامی تہذیب کا پلڑا تمام جدید وقدیم تہذیبوں پر بھاری نظر آتا ہے؛ کیوں کہ اس میدان میں ہماری تہذیب نے قابل فخر آثار چھوڑے ہیں اور دیگر تمام تہذیبوں سے انسانیت نوازی میں سبقت لے گئی ہے۔

چوتھی خصوصیت: ہماری تہذیب کی چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے سچے اصولوں پر مبنی علم کو خوش آمدید کہا اور پکے مبادیات پر مبنی عقائد کو اپنی توجہ کا مرکز قرار دیا؛ چنانچہ عقل وقلب دونوں اس کے مخاطب ہیں اور فکر وشعور دونوں اس کی جولان گاہ اور یہ بھی تہذیبِ اسلامی کی ایسی خصوصیت ہے جس میں پوری انسانی تاریخ میں اس کا کوئی سہیم وشریک نظر نہیں آتا، اس کے باعثِ افتخار ہونے کا راز یہ ہے کہ اسی کے ذریعہ سے اسلامی تہذیب نے ایسا نظام حکومت قائم کیا جو حق وانصاف پر مبنی ہو اور دین وعقیدے کی پختگی جس کا محور ہو، ایسا نہیں کیا کہ دین کو حکومت اور تہذیب کی ترقیات سے الگ رکھے؛ بل کہ ہر قسم کی ترقی میں دین کو اہم عامل کی حیثیت حاصل رہی؛ چنانچہ بغداد، دمشق، قاہرہ، قرطبہ اور غرناطہ کے منارہ ہائے مسجد سے علم ودانش کی کرنیں پھوٹیں اور عالم کے گوشے گوشے کو منور کر گئیں، اسلامی تہذیب تنہا ایسی تہذیب ہے جس میں دین وسیاست کا امتزاج بھی رہا؛ مگر وہ اس امتزاج کی زیاں کاریوں سے یکسر محفوظ رہی، حکمراں، خلیفہ اور امیر المومنین ہوا کرتا تھا؛ لیکن فیصلہ ہمہ دم حق کے موافق ہوتا، شرعی فتاوے وہی لوگ صادر کرتے جو فقہ وفتاویٰ پر اتھارٹی ہوتے اور ہر کہ ومہ قانون اور فیصلے کے سامنے برابر ہوتا کسی کو کسی پر وجہ امتیاز حاصل نہ ہوتی سوائے تقویٰ اور لوگوں کی عام نفع رسانی کے، نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے: "وَاللهِ لَو اَنَّ فاطمةَ بنتَ محمدٍ سَرِقَتْ لَقَطَعَ محمدٌ يدَها" (رواہ الشیخان) دوسری جگہ فرمایا: "الخلقُ كلُّهم عِيالُ اللهِ فأحبُّهم إليه أنفعُهم لِعِيالِه" (رواہ البخاری) اس مذہب پر ہماری تہذیب کی اساس ہے، جس میں عام طبقۂ انسانی پر نہ تو کسی حکمراں کو کوئی برتری حاصل ہے، نہ کسی عالم شریعت کو، نہ کسی اعلیٰ نسب والے کو اور نا ہی تونگر وزور آور کو (قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ)

پانچویں خصوصیت: ہماری تہذیب کی ایک اور اہم ترین خصوصیت اس کی کشادہ ظرفی اور انتہا سے زیادہ مسامحت ہے، جو مذہب کی بنیاد پر قائم کسی بھی تہذیب میں ناپید ہے۔ کسی ایسے شخص کا جو نہ کسی مذہب کا پیرو ہو اور نہ کسی معبود کی پرستش کرتا ہو، تمام مذاہبِ عالم کو ایک نگاہ سے دیکھنا اور ان کے اَتباع کے ساتھ معاملۂ عدل کرنا، کوئی تعجب خیز امر نہیں ہے؛ لیکن ایک ایسا شخص جس کو اپنے دین کے برحق اور اپنے عقیدے کے مبنی برصحت ہونے کا کامل یقین ہو، پھر اسے شمشیر بہ کف ہونے، اقطارِ عالم کو فتح کرنے، ان پر حکومت کرنے اور وہاں کے باشدوں کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا بھی موقع ملے؛ مگر اپنے دین کی حقانیت وصحت اسے فیصلے میں ظلم وجور کرنے، یا عدالت کی راہوں سے منحرف ہونے یا لوگوں کو اپنے دین کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دینے پر مجبور کرنے پر برانگیختہ نہ کرے، تاریخ میں ایسا شخص یقینا عجیب وغریب ہی شمار کیا جائے گا۔

خیر یہ تو کسی ایک شخص کی بات ہے؛ مگر ہماری تو پوری تہذیب کی بنیاد ہی مذہب اور اس کے وضع کردہ اصولوں پر ہے؛ لیکن یہ ایک ناقابل انکار سچائی ہے کہ تاریخ میں سب سے زیادہ مسامحت، انصاف، رحم وکرم اور انسانیت کی علمبردار صرف اور صرف ہماری تہذیب ہے اور ہمارے لیے یہ موجب صد افتخار ہے کہ ہماری تہذیب کا قِوام صرف ایک مذہب پر ہے؛ مگر اس کی لامحدود وسعتوں میں مذاہبِ عالم کی تہذیب کی سمائی ممکن ہے۔

عالمی تہذیبوں کی تاریخ میں ہماری تہذیب کی یہ چند امتیازی خصوصیات ہیں، جب دنیا حکومت وسلطنت، علم وحکمت اور قیادت وسیادت ہر میدان میں ہمارے زیر نگیں تھی، تو انھیں خصوصیات کی بنا پر ہماری تہذیب ہر قوم ومذہب کے باشعور اور ذہن رسا رکھنے والے افراد کے قلوب کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی تھی؛ لیکن جب اس کا زور جاتا رہا، اس کو گلے لگانے والے اپنی سیہ کاریوں کی وجہ سے پسماندگی کا شکار ہو گئے اور اس کے بالمقابل دوسری تہذیبیں رونما ہوئیں، تو ہماری تہذیب کی قدر وقیمت پر دنیا کی نگاہیں مختلف انداز سے اٹھنے لگیں؛ چنانچہ کچھ لوگ اس کی ہرزہ سرائی کرنے لگے، تو کچھ مدح سرائی اور کچھ لوگ اس کے فضائل شمار کرانے لگے تو کچھ لوگ اس کے رذائل؛ غرضیکہ جتنے منہ اتنی باتیں۔

ایسا کیوں ہوا؟: اگر تہذیبوں کو پرکھنے کا آلہ فرمانروایانِ مغرب کے ہاتھوں میں نہ ہوتا اور وہ دنیا کی رنگا رنگ طاقت وقوت کے مالک نہ ہوتے، تو وہ کبھی بھی اس دریدہ دہنی کی جرأت نہ کر سکتے تھے؛ کیونکہ دنیا کا یہ اصول ہے کہ جب کوئی قوم اور اس کی تہذیب وتمدن کسی دوسری قوم کے زیر تسلط ہوتی ہے، تو وہ قوم اپنے تئیں انتہائی ناتواں اور کمزور ہو جاتی ہے اور اس پر فتح یاب قوم پورے نادیدے پن کے ساتھ اس کے منافع پر ہاتھ صاف کرتی اور ان پر حکومت کرتی ہے اور یہ بھی زمانے کا دستور رہا ہے کہ طاقت ور کمزور کی تحقیر وتنقیص کرتا ہے اور ہمہ دن اس کو ذلیل وخوار کرتا رہتا ہے؛ چنانچہ تہذیبِ جدید کے علمبرداروں نے مسلمانوں اور اسلامی تہذیب کے ساتھ اسی روایت کو دہرایا اور دہرا رہے ہیں۔

حالانکہ تاریخ شاہد ہے کہ جب خطہ ہائے عالم پر ہماری فتح مندی کے پرچم لہرا رہے تھے اور ہم دنیا کے سوپر پاور کی حیثیت میں تھے، تو ہم نے کمزور وشہ زور کے ساتھ انصاف کیا اور ہر صاحب فضل وکمال کے رتبے کو پہچانا اور اسے اس کے لائق مقام ومرتبہ عطا کیا، خواہ وہ دنیا کے مغربی خطے کا ہو یا مشرقی خطے کا اور حقیقت یہ ہے کہ تاریخ انسانی ہم جیسا منصف اور عدل گستر حکمراں اور پاکباز وصاف دل انسان پیش کرنے سے قاصر اور درماندہ ہے۔

. تہذیبِ اسلامی کا استخفاف کرنے والے ان نام نہاد مسلمانوں کا جواب شاید یہ ہو کہ تہذیبِ نو کے نقوش، جدید علوم کی دنیا میں اس کی نت نئی ایجادات اور فتوحات کے مقابلے میں ہماری تہذیب ہیچ ہے؛ لیکن ان کا یہ جواب کسی حد تک درست ہو تب بھی دو وجہوں سے اسلامی تہذیب کا استخفاف کسی بھی طرح درست نہیں ہو سکتا۔

پہلی وجہ: یہ ہے کہ ہر تہذیب کے دو عنصر ہوتے ہیں: ایک اخلاقی، دوسرا مادی، جہاں تک مادی عنصر کی بات ہے، تو اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا کہ ہر بعد کی تہذیب پہلے کی تہذیب سے اس باب میں سبقت رکھتی ہے، زندگی اور اس کے وسائل کی ترقی کے حوالے سے سنت اللہ یہی رہی ہے؛ لہذا تہذیبِ گزشتہ سے ان ترقیات کا مطالبہ کرنا، جو تہذیبِ حاضر کو حاصل ہیں فعل عبث ہے اور اگر یہ درست ہو تو، پھر ہمارے لیے اس بات کی پوری گنجائش ہے کہ ہم اسلامی تہذیب کے پیدا کردہ ان وسائل معیشت اور مظاہرِ تمدن کے باب میں جو گزری ہوئی تمام تہذیبوں میں نابود تھیں، ان کی تحقیر وتنقیص کریں؛ لہٰذا اس صداقت کو تسلیم کر لینا چاہئے کہ دنیا کی تہذیبوں کے مابین فرق مراتب کے لیے مادی عنصر کو کبھی بھی بنیاد قرار نہیں دیا جا سکتا۔

رہا اخلاقی عنصر، تو حقیقت یہ ہے کہ یہی عنصر تہذیبوں کو حیاتِ جاوداں عطا کرتا ہے اور اسی کو اپنا کر کوئی بھی تہذیب انسانیت کو خوش بختی سے ہم کنار کرنے اور اسے زندگی کے مصائب اور ہلاکت کے اندیشوں سے نجات دلانے کا فریضہ انجام دے سکتی ہے اور اس میدان میں ہماری تہذیب تمام تہذیبِ رفتہ وآئندہ پر سبقت رکھتی ہے اور کامیابی کی اس معراج پر پہنچی ہوئی ہے کہ تاریخ کے کسی بھی موڑ پر اس کی نظیر نایاب ہے اور ہماری تہذیب کو خلود بخشنے کے لیے کافی ہے؛ کیونکہ کسی بھی تہذیب کا آخری مقصد یہی ہوتا ہے کہ وہ انسانیت کی سعادت کا ہر ممکن سامان فراہم کرے اور یہ کام ہماری تہذیب نے ایسے احسن واکمل طریقے پر انجام دیے ہیں کہ شرق وغرب اور شمال وجنوب کی کوئی بھی تہذیب اس کے عشر عشیر کو بھی نہ پہنچ سکی۔

دوسری وجہ: ان مغرب زدہ ذہنوں کے جواب کے لچر اور نامعقول ہونے اور اس کی بنا پر اسلامی تہذیب کی تحقیر کے درست نہ ہونے کا دوسرا سبب یہ ہے کہ تہذیبوں کے درمیان تقابل کے لیے نہ تو مادی پیمانہ اختیار کرنا چاہیے، نہ کم وکیف اور عدد ومساحت کو معیار بنانا چاہیے اور نا ہی خوراک وپوشاک ومعاش کو؛ بل کہ ان کے درمیان تقابل ان کے آثار کے ذریعہ کیا جانا چاہیے، جو انسانی تاریخ میں اس تہذیب کی باقیات ہیں۔

تہذیبوں کے درمیان تقابل ایسا ہی ہے جیسے مختلف ملکوں اور حکومتوں کے درمیان باہمی آویزش؛ چنانچہ ان کے درمیان مقابلہ حدود مملکت کی وسعت اور شہریوں اور افواج کی تعداد سے نہیں ہوتا؛ یہی وجہ ہے کہ قرونِ قدیمہ ووسطیٰ کی فیصلہ کن جنگوں کو لشکر اور آلاتِ حرب کے اعتبار سے اگر دوسری عالم گیر جنگ پر قیاس کیا جائے، تو گزشتہ جنگیں بالکل ہیچ معلوم ہوں گی؛ لیکن اس کے باوجود ان جنگوں کو اپنے دوررس نتائج کی وجہ سے تاریخ میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہے۔

چنانچہ تاریخ کی مشہور زمانہ جنگ جس میں قرطاجنی (Carthajion) سپہ سالار "ہنیپال" نے رومیوں کو شرمناک شکست دی تھی، اس کے واقعات اب بھی یورپ کی تعلیم گاہوں میں زیر تدریس ہیں، اسی طرح حضرت خالد بن ولیدؓ کی شام کی فتوحاتی مہم کے معرکے تاہنوز مغربی ماہرین جنگ کی تحقیق کا میدان اور ان کی حیرت وتعجب کا باعث ہیں، نیز یہ معرکے ہماری تہذیب کی جنگی فتوحات کی تاریخ کے سنہرے صفحات کی حیثیت رکھتے ہیں۔